

مارچ 2010

ایگری مارکیٹنگ روڈڈاپ

ایگریکچر مارکیٹنگ، حکومت پنجاب



فہرست مضمایں

4	گندم	1
7	کمٹی	2
9	چاول سپر باستی	3
11	چاول اری	4
12	چینی سفید	5
14	چنایاہ	6
16	ماش	7
17	مسور	8
18	مونگ	9
19	پیاز	10
21	آلو	11
23	ٹماٹر	12
25	سرخ مرچ	13

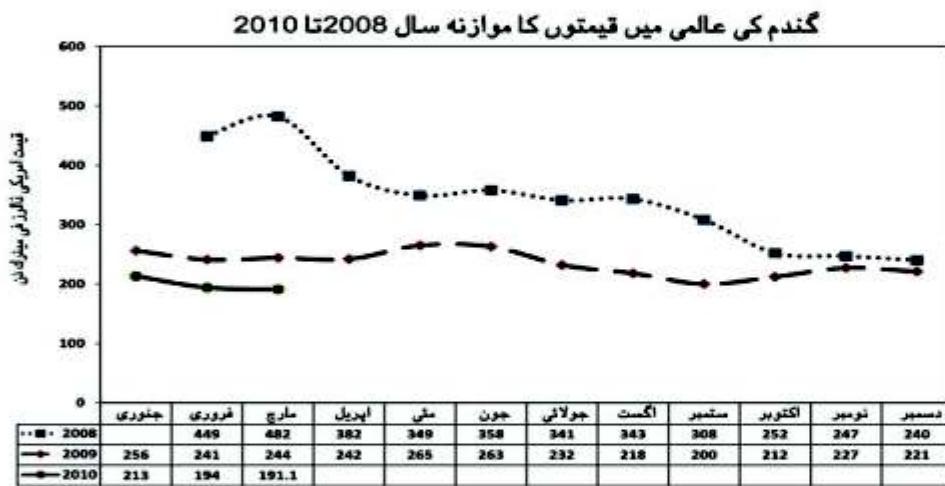
پیش لفظ

محکمہ زراعت مارکینگ و نگ پنجاب، لاہور ہر ماہ مارکینگ راؤنڈاپ شائع کرتا ہے جس میں پنجاب کی مقامی منڈیوں کے ساتھ ساتھ بین الاقوامی منڈیوں میں زرعی اجتناس کی قیمتوں کا موازنہ دیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ مختلف زرعی اجتناس، جس میں گندم، بکنی، چاول، گنا وغیرہ کے علمی سطح پر پیداوار، استعمال، برآمد اور اس کے موجودہ ذخائر کا تقاضائی جائزہ بھی موجود ہوتا ہے۔ پنجاب کی بڑی منڈیاں لاہور، فیصل آباد، سرگودھا، ملتان، گوجرانوالہ، اوکاڑہ، روپنڈی، رحیم یار خان، ڈیرہ غازی خان اور بہاولپور سے روزانہ کی بنیاد پر زرعی اجتناس کی قیمتیں روزانہ کی بنیاد پر اٹھی کی جاتی ہیں۔ ان قیمتوں کو انداخت کرنے کے بعد موجودہ ماہ کی اوسمی قیمتوں کا گذشتہ ماہ کے ساتھ اور گذشتہ سال کے اسی ماہ کے ساتھ موازنہ گراف اور گوشوارہ کی صورت میں پیش کیا جاتا ہے۔ اس سے زرعی اجتناس کی قیمتوں میں اتنا چڑھاؤ کا با آسانی جائزہ لیا جاسکتا ہے۔ زرعی اجتناس کی مقامی اور بین الاقوامی منڈیوں میں رسد، طلب اور ان کی قیمتیں کو مد نظر رکھتے ہوئے سفارشات بھی مرتب کی جاتی ہیں۔ مارکینگ راؤنڈاپ کاشتکاروں کو بغیر کسی معاوضہ کے مہیا کیا جاتا ہے تاکہ ان کو زرعی اجتناس کی مارکینگ کے بارے میں آگاہ کیا جا سکے۔ مارکینگ راؤنڈاپ سے زرعی اجتناس کے کاروبار سے مسلک اشخاص، برآمد کنندگان، حکومتی اہلکار، ملزم اکان اور پالیسی میکر بھی مستفید ہو سکتے ہیں۔ لہذا مارکینگ راؤنڈاپ کے قارئین سے انتہا ہے کہ وہ اس مہانہ راؤنڈاپ کو بہتر بنانے کے لئے اپنی قیمتی تجویز سے آگاہ کریں تاکہ ان تجویز کو مد نظر رکھ کر مارکینگ راؤنڈاپ کو مزید بہتر کیا جاسکے۔ قارئین اس سلسلہ میں اپنی تجویز ملکہ کی ویب سائٹ www.amis.pk یا ملکہ کی ٹال فری لائن 0800-511111 پر بھی ریکارڈ کر سکتے ہیں۔ مزید یہ کہ مارکینگ راؤنڈاپ کو ملکہ کی ویب سائٹ www.amis.pk سے ڈاؤن لوڈ بھی کیا جاسکتا ہے۔ اس مارکینگ راؤنڈاپ کی تیاری میں ہماری ریسرچ ٹیم بیشراحمد ناظم زراعت (معاشیات و تجارت) اور محمد اجمل، پراجیکٹ نیجر ایگریکلچر مارکینگ انفارمیشن سروس کی خدمات شامل ہیں۔

فرحان عزیز خواجہ
پیش سیکرٹری ایگریکلچر مارکینگ
پنجاب، لاہور

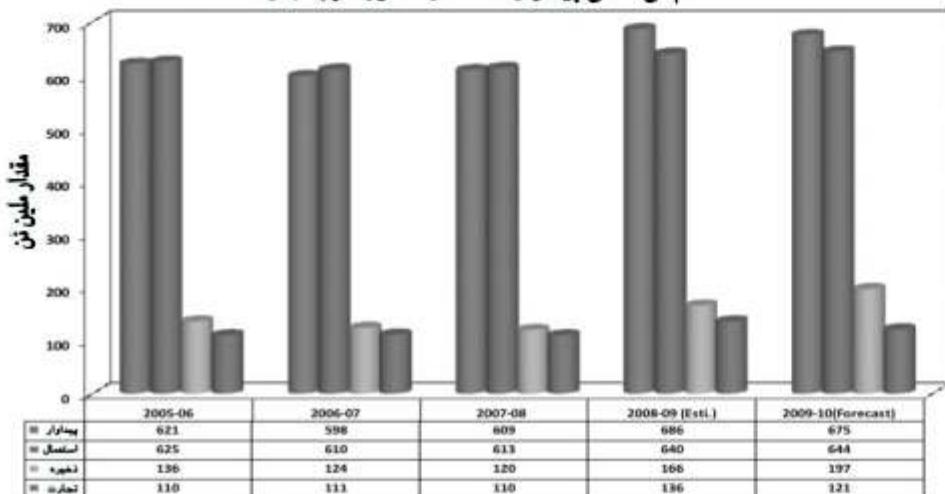
گندم

دنیا کی مختلف اقوام مختلف اجتناس بطور خوراک استعمال کرتی ہیں۔ لیکن گندم پوری دنیا کی آبادی کے 1/3 حصے کی بنیادی خوراک ہے۔ پاکستان کا شمار بھی ان ممالک میں کیا جاتا ہے جن کی بنیادی خوراک گندم ہے۔ گندم کی ملکی پیداوار پر ملک کی فوڈ سیکورٹی کا دار و مدار ہے۔ لہذا ہر حکومت گندم کی پیداوار اور اس کے ذخیرہ کے سلسلے میں بڑی محتاط ہوتی ہے۔ ہر سال کی طرح اس سال بھی حکومت نے گندم کی خریداری کا جامع پروگرام مرتب کیا ہے۔ اس سلسلہ میں حکومت نے موجودہ سال کے لئے گندم کی خریداری کا ہدف 7.5 ملین ٹن مقرر کیا ہے۔ صوبوں کیلئے گندم کی خریداری کا ہدف کچھ اس طرح سے مقرر کیا گیا ہے کہ پنجاب 4 ملین ٹن گندم خریدے گا جبکہ سندھ 1.5 ملین ٹن، پاسکو 1.6 ملین ٹن، سرحد 3 ملین ٹن اور بلوچستان 1 ملین ٹن گندم کی خریداری کرے گا۔ سندھ میں گندم کی کتابی شروع ہو چکی ہے مگر گندم کی خریداری 15 اپریل سے شروع کی جائیگی۔ جبکہ پنجاب میں گندم کی خریداری 20 اپریل سے شروع ہو گی۔ گندم کی امدادی قیمت 950 روپے فی من مقرر کی گئی ہے۔ ملک میں گندم کی آزادانہ نقل و حمل پر کسی قسم کی پابندی نہیں لگائی جا رہی۔ پنجاب حکومت کو 4 ملین ٹن گندم کی خریداری کیلئے 96 بلین روپے کی رقم درکار ہو گی۔ پنجاب کے مختلف اضلاع میں 400 کے قریب گندم کے خریداری مرکز قائم کے جارہے ہیں۔ حکومت پنجاب نے 15 ملین پٹ سن اور 24 ملین پولی پر اپنیں کا بار و نہ خرید کرنے کے آرڈر جاری کر دیے ہیں۔ گندم کے کاشتکاروں کو 8 بوریاں فی ایکڑ کے حساب سے بار و نہ تقسیم کیا جائے گا۔ خریداری گندم کی ادائیگی 48 گھنٹوں میں کی جائیگی۔ اس سال حکومت کی طرف سے بھر پور کوشش کی جائیگی کہ 80 سے 85 فیصد گندم چھوٹے کاشتکاروں سے خریدی جائے۔ اس سال گندم کا پیداواری نارگٹ 23.8 ملین ٹن مقرر کیا گیا ہے۔ جبکہ موجودہ سال میں گندم کی پیداوار مقررہ حدف سے زیادہ ہونے کی امید ہے۔ پاسکو پنجاب کی 15 تحصیل سے خریداری کرے گی جبکہ سندھ سے پاسکو و تحصیلوں سے گندم کی خریداری کرے گی۔ حکومت پنجاب نے 4 ملین ٹن گندم خریدنے کیلئے درکار رقم میں سے 54 بلین روپے کا پنجاب بہک کے ذریعے انتظام کیا ہے۔ پنجاب کے پاس اس وقت 2.7 ملین ٹن کے قریب گندم کے ذخیرہ بند گوداموں میں پڑے ہیں جن میں سے 2.5 ملین ٹن کے قریب گندم و فاقی حکومت کی ملکیت ہے۔ جس کی برآمد کا فصلہ جلد ہی کیا جائے گا۔ عالمی منڈی میں گندم کی قیمتوں میں مسلسل کی دیکھنے میں آ رہی ہے۔ ورلڈ بہک اور عالمی ادارہ خوراک و زراعت کے اعداد و شمار کے مطابق گندم کی عالمی قیمتوں میں جنوری 2010 سے مارچ 2010 تک 10.33 افریقی گرین کوئسل کے اعداد و شمار کے مطابق سال 2009-10 کے دوران گندم کی عالمی پیداوار 675 ملین ٹن کے قریب ہونے کی توقع



Source: World Bank & FAO

گندم کی عالمی میں قیمتوں کا موازنہ سال 2008 تا 2010

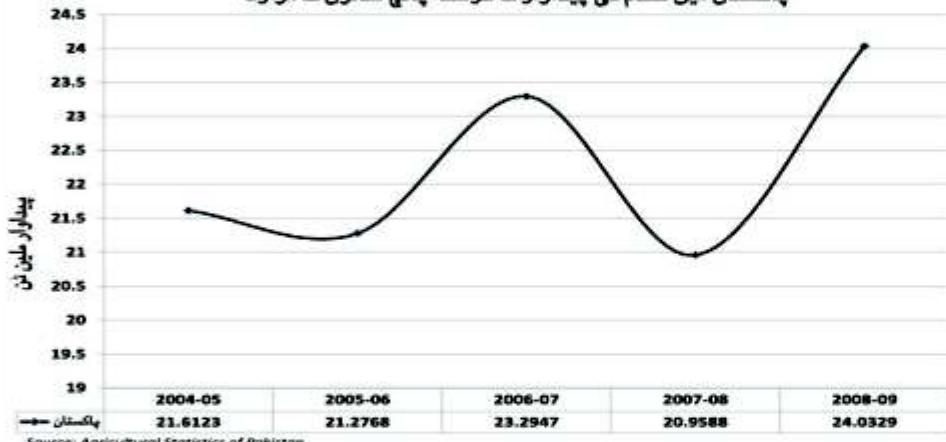


Source: International Grains Council

ہے۔ جبکہ گندم کا عالمی استعمال 644 ملین ٹن کے قریب ہوگا اور عالمی منڈی میں اس کی تجارت کا تخمینہ 121 ملین ٹن کے لگ بھگ ہے۔ جبکہ گندم کے عالمی ذخیرے 197 ملین ٹن کے قریب رہنے کی توقع ہے۔ پاکستان کے سال 08-09 کے اعداد و شمار کے مطابق پاکستان میں 24.033 ملین ٹن گندم کی پیداوار ہوئی۔ جبکہ اس گندم کی پیداوار میں پاکستان کے مختلف صوبوں کا فی صد حصہ سال 08-09 کے زیر کاشت رقم 9.046 ملین ہیکٹر تھا۔ گندم کی پیداوار میں پچھلے سال کے مقابلے میں 14.7 فیصد اضافہ ریکاڑ کیا گیا۔ سال 08-09 کے گندم کے پیداواری اعداد و شمار کے مطابق پنجاب، سندھ، 6.64 فیصد حصہ کے ساتھ پہلے، سندھ 14.73 فیصد حصہ کے ساتھ دوسرے، اور بلوچستان 5.01 فیصد حصہ کے ساتھ چوتھے نمبر پر ہے۔

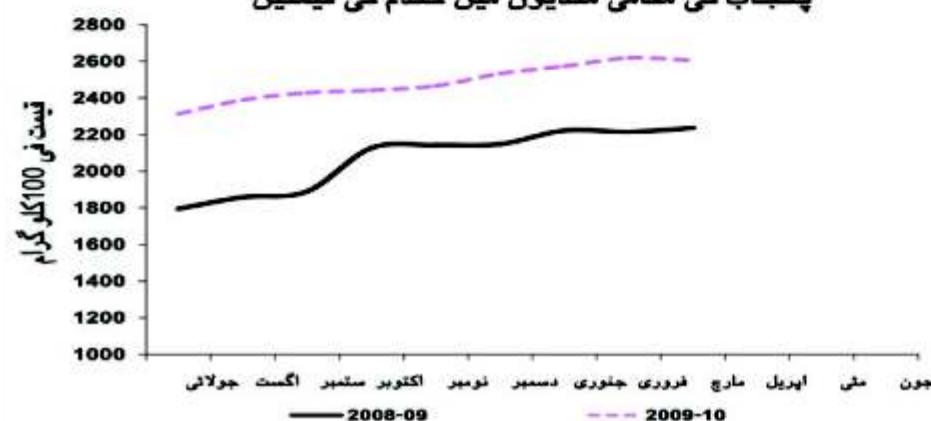


پاکستان میں گندم کی پیداوار کا گزشتہ پانچ سالوں کا موازنہ



☆ حکومت پنجاب کو گندم کی خریداری کے لئے فنڈز اور شورتحج کی کسی حد تک کی کمی کا سامنا ہے لہذا حکومت کو چاہیے کہ وہ گندم کے لئے اضافی ذخیرہ کا انتظام کرے تاکہ گندم ذخیرہ کے دوران خراب ہونے سے بچائی جاسکے۔ مزید یہ کہ وفاقی اور پنجاب حکومت ملکر گندم کیلئے درکار فنڈز کافوری انتظام کریں تاکہ گندم کے کاشتکاروں کو فوری ادائیگی یقینی بنائی جاسکے۔

☆ حکومت پنجاب نے گندم کی خریداری کا بدف 4 ملین ٹن مقرر کیا ہے جبکہ اس سال گندم کی پیداوار مقرر کردہ بدف سے زیادہ ہونے کی توقع کی جا رہی ہے۔ اگر ایسا ہوتا ہے تو حکومت کو چاہیے کہ گندم کی پیداوار میں موجودہ اضافے کو سامنے رکھتے ہوئے موجودہ خریداری بدف پر نظر ثانی کی جاسکے۔ تاکہ گندم کے کاشتکاروں کو نہل میں کے استھان سے بچایا جاسکے۔



☆ محلہ خوراک کے خریداری مرکز پر پنجاب کی تمام مارکیٹ کیمپیون کے عملے کے تعیناتی کے احکامات جاری کر دئے گئے ہیں جو کہ کاشتکاروں کو ان خریداری مرکز پر مختلف قسم کی سہولیات بھیم پہنچائیں گے جن میں کاشتکاروں کے لئے سائے، تھنڈے پانی، کرسیوں اور

سفارشات

☆ حکومت کو گندم کی خریداری کے لئے فنڈز اور شورتحج کی کسی حد تک کی کمی کا سامنا ہے لہذا حکومت کو چاہیے کہ وہ گندم کے لئے اضافی ذخیرہ کا انتظام کرے تاکہ گندم ذخیرہ کے دوران خراب ہونے سے بچائی جاسکے۔ مزید یہ کہ وفاقی اور پنجاب حکومت ملکر گندم کیلئے درکار فنڈز کافوری انتظام کریں تاکہ گندم کی پیداوار 20.958 ملین ٹن کے قریب تھی۔

اپنے بلچر مارکیٹ انفارمیشن سروس

چار پانیوں کا انتظام کرنا شامل ہوگا۔ مزید یہ کہ آن کے مارکیٹ کے مسائل پر بھی نظر رکھیں گے اور ان کا بروقت ازالہ کریں گے۔ لہذا کاشتکار بھائیوں سے انتہا ہے کہ مارکیٹ کمیٹیوں کے عملے کی خدمات سے بھرپور استفادہ کریں۔

پنجاب کی بڑی منڈیوں میں مارچ کے مہینہ میں گندم کی اوسع قیمت 2603 روپے فی سوکلوگرام رہی۔ جو کہ ماہ فروری کی 2619 روپے فی سوکلوگرام قیمت سے 0.59 فیصد کم رہی۔ جبکہ گذشتہ سال ماہ مارچ کی قیمتوں کی نسبت 16.44 فیصد اضافہ دیکھنے میں آیا۔ درج ذیل گوشوارے میں گندم کی ماہ مارچ، گذشتہ ماہ اور گذشتہ سال مارچ کی قیمتیں دی گئی ہیں۔

قیمت روپے / 100 کلوگرام

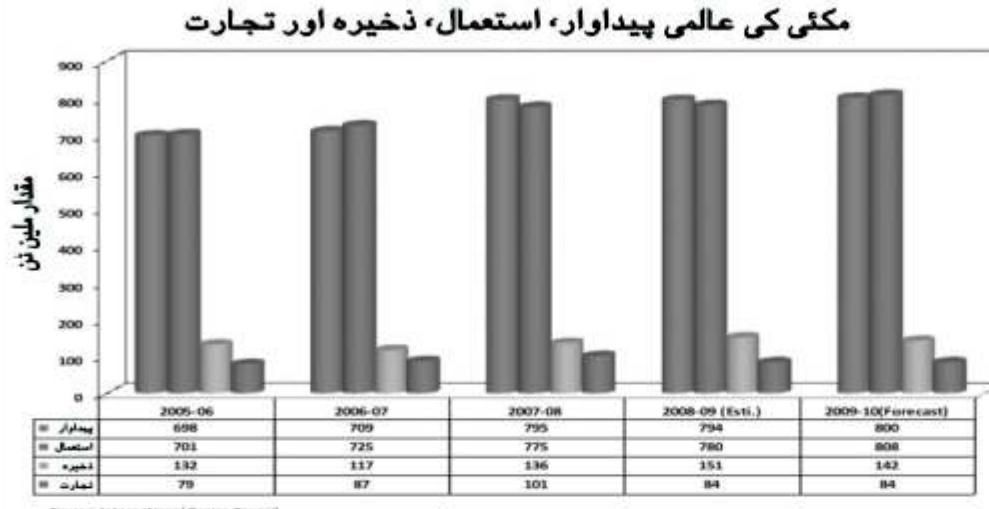
منڈی	مارچ (2010) کی قیمتیں	فروری (2010) کی قیمتیں	ماہ (2010) کی قیمتیں				
لاہور	2554	2500	2375	2196	21.16	7.54	21.06
فیصل آباد	2659	2692	2196	-1.23	-1.12	19.58	19.30
سرگودھا	2637	2667	2205	-0.11	2208	18.66	18.43
ملان	2620	2623	2208	-0.34	2198	1.25	21.57
گوجرانوالہ	2603	2612	2198	-1.69	2388	-2.21	14.26
اوکاڑہ	2592	2560	2132	-2.21	2203	-0.46	14.30
راولپنڈی	2728	2775	2388	-0.46	2257	-1.94	15.10
رحیم یار خان	2518	2575	2203	-1.94	2196	-0.59	16.44
بہاولپور	2598	2610	2257	2236	2619	2603	16.44
ڈیرہ غازی خان	2525	2575	2196	2236	2619	2603	16.44
اوسط							

مکتی

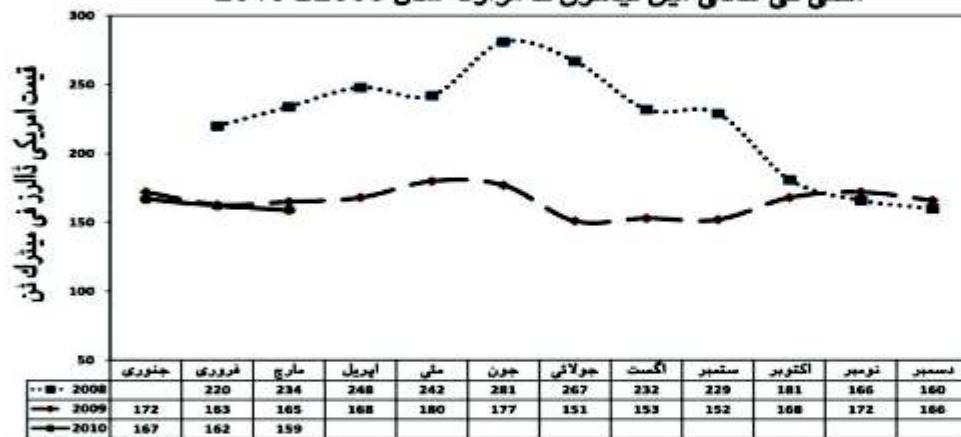
مکتی دنیا میں پیدا ہونے والی دوسری کمی اجتناس سے زیادہ اہمیت کی حامل ہے۔ کیونکہ بہت سے ممالک میں مکتی کا استعمال زیادہ تر بائیوڈیزل بننے کیلئے کیا جاتا ہے۔ اسی وجہ سے اس کی عالمی پیداوار دنیا میں پیدا ہوتے والی باقی تمام اجتناس میں سے سب سے زیادہ ہے۔ سال 2009-10 کے دوران مکتی کی مجموعی عالمی پیداوار کا تخمینہ 800 ملین ٹن لگایا گیا ہے۔ جبکہ اس کا عالمی استعمال 808 ملین ٹن کے قریب ہونے کی توقع ہے اور اس کی عالمی تجارت 84 ملین ٹن کے لگ بھگ ہو گی۔ مکتی کے عالمی ذخیرہ 142 ملین ٹن کے قریب رہے گے۔

موجودہ سال 2009-10 کے دوران مکتی کی پیداوار میں بہتری کی توقع ہے کیونکہ ارجنٹائن اور جنوبی افریقہ میں بہتر موسم کی وجہ سے مکتی کی پیداوار میں اضافہ متوقع ہے۔ لہذا سال 2009 کے مقابلے میں موجودہ سال مکتی کی پیداوار 6 ملین ٹن زیادہ ہونے کی توقع کی جا رہی ہے۔ مگر مکتی کا عالمی استعمال عالمی پیداوار سے 8 ملین ٹن زیادہ ہو گا جو کہ پچھلے سال کی نسبت 28 ملین ٹن زیادہ ہے۔ مکتی کے زیر کاشت رقبہ میں بھی 2 فیصد اضافے کی توقع کی جا رہی ہے۔

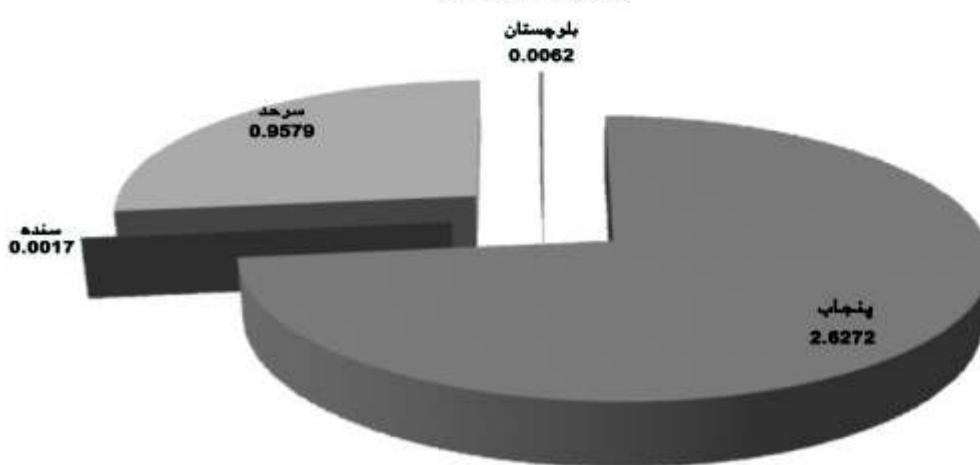
عالمی منڈی میں مکتی کی قیمتیں میں جنوری 2010 سے مسلسل کمی ریکارڈ کی جا رہی ہے۔ جنوری 2010 میں مکتی کی عالمی منڈی میں قیمت 167 ڈالر



مکتی کی عالمی میں قیمتیں کا موازنہ سال 2008 تا 2010



فی میٹر کی میٹر جو کہ 2010 میں کم ہو کر 159 ڈالرنی میٹر کی میٹر ہو گئی۔ مارچ تک یہ کم 4.79 فیصد کے قریب تھی۔ سال 2008-09 کے دوران پاکستان میں مکتی کی پیداوار مکتی کی پیداوار میں پاکستان کے مختلف صوبوں کا فی صد حصہ سال 2008-09 پیداوار (ملین ٹن)



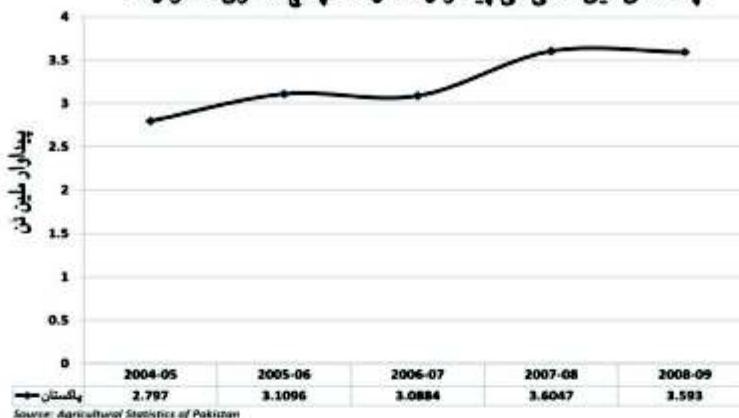
3.593 ملین ٹن ہوئی جو کہ گذشتہ سال کے مقابلے میں 0.32 فیصد کم ہے۔ جبکہ مکتی کے زیر کاشت رقبہ 1.052 ملین ہیکٹر تھا۔ سال 2008-09 کے پیداواری اعداد و شمار کے مطابق پنجاب 73.12 فیصد حصہ کے ساتھ پہلے، سندھ 26.66 فیصد حصہ کے ساتھ دوسرا، بلوچستان 0.17 فیصد حصہ کے ساتھ تیسرا اور منہاج 0.05 فیصد حصہ کے ساتھ چوتھے نمبر پر ہے۔

مکتی کے پانچ سالوں کے پیداواری اعداد و شمار ظاہر

اےٽر بیلچر مار گینڈاٹ انفارمیشن سروس

کرتے ہیں کہ کمی کی پیداوار میں مجموعی طور پر پچھلے پانچ سالوں میں خاطر خواہ اضافہ ہوا ہے۔ سال 2004-05 میں کمی کی پیداوار 2.797 ملین ٹن تھی جو کہ سال 2008-09 میں بڑھ کر 3.593 ملین ٹن ہو گئی۔ جو کہ سال 2004-05 کی مکنی کی پیداوار کی نسبت 28.45 فیصد زیادہ ہے۔

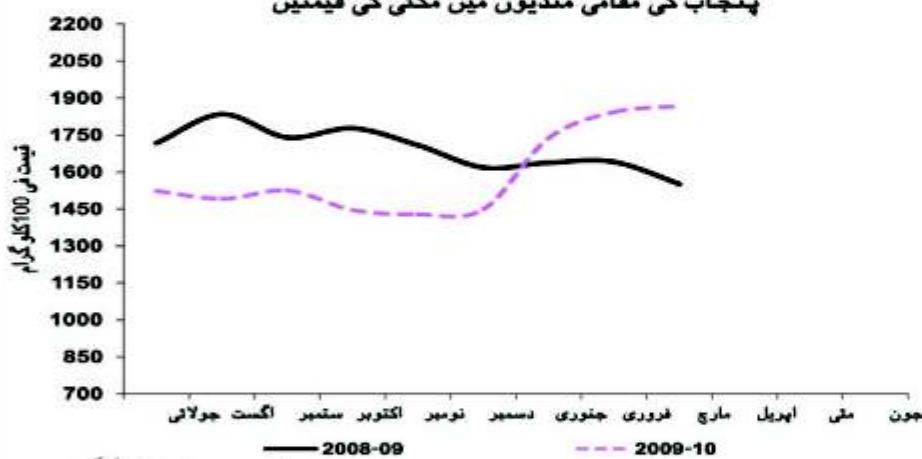
پاکستان میں مکنی کی پیداوار کا گزشتہ پانچ سالوں کا موازنہ



سفارش

☆ ہمارے کاشکار بھائیوں کو چاہیے کہ وہ بہار یہ کمی کی کاشت کو فروغ دیں کیونکہ بہار یہ کمی جوں جوالی میں برداشت کی جاتی ہے۔ اس عرصہ کے دوران عالمی منڈی میں کمی کی قیمتیں زیادہ تر اپنی بلند ترین سطح پر ہوتی ہیں لہذا کاشکاروں کو کمی کی بہار کاشت سے بہتر معاوضہ ملنے کی امید ہوتی ہے۔ جبکہ کمی کی ریگولر کاشت کی برداشت اکتوبر، نومبر میں ہوتی ہے گرا کثر اوقات دیکھا گیا ہے کہ ان دونوں کمی کی عالمی قیمتیں اپنی انتہائی کم سطح پر ہوتی ہیں اور کاشکاروں کو ان کی فصل کا بہتر معاوضہ نہیں مل پاتا۔

ہنگاب کی مقامی منڈیوں میں مکنی کی قیمتیں



ہنگاب کی بڑی منڈیوں میں مارچ کے مہینے میں کمی کی اوسع قیمت 1866 روپے فی سو کلوگرام رہی۔ جو کہ گذشتہ ماہ کی 1843 روپے فی سو کلوگرام قیمت سے 1.28 فیصد زیادہ رہی۔ جبکہ گذشتہ سال مارچ کی قیمتیں کی نسبت 20.35 فیصد اضافہ دیکھنے میں آیا۔

قیمت روپے / 100 کلوگرام

منڈی	مارچ (2010) کی قیمتیں	فروری (2010) کی قیمتیں	مارچ (2009) کی قیمتیں	فروری (2010) کی قیمتیں	مارچ (2009) کی قیمتیں	مارچ (2010) کی قیمتیں کا 2009 سے موازنہ
لاہور	1904	1821	1596	1487	1936	19.27
فیصل آباد	1896	1967	1701	1668	1960	27.54
سرگودھا	1911	1813	1471	1779	1792	12.36
مکان	1802	1960	1779	1713	1960	22.47
گوجرانوالہ	1992	1713	1315	1315	1713	12.00
اوکارہ	1741	1750	1596	1578	1750	32.40
روہلپنڈی	1883	1925	1487	1668	1925	12.90
رجمیہ رخان	1784	1950	1564	1564	1950	13.05
بیہوالپور	1800	1925	1348	1348	1925	15.07
ڈیرہ غازی خان	1950	1843	1551	1551	1843	44.64
اوسط	1866					20.35

چاول پر باستی

عالیٰ ادارہ خوارک وزارت کے سال 2009-10 کے اعداد و شمار کے مطابق عالمی سطح پر چاول کی مجموعی پیداوار کا تخمینہ 452.5 ملین تن کے قریب لگایا گیا ہے۔ جبکہ چاول کے مجموعی چاول کی عالمی پیداوار، استعمال، ذخیرہ اور تجارت

عالیٰ استعمال کا تخمینہ 453.8 ملین تن کے قریب لگایا گیا ہے۔ سال 2009-10 کے دوران چاول کے عالمی ذخیرہ 123 ملین تن کے قریب رہنے کی توقع ہے جبکہ چاول کی مجموعی تجارت 30.5 ملین تن کے قریب رہے گی۔

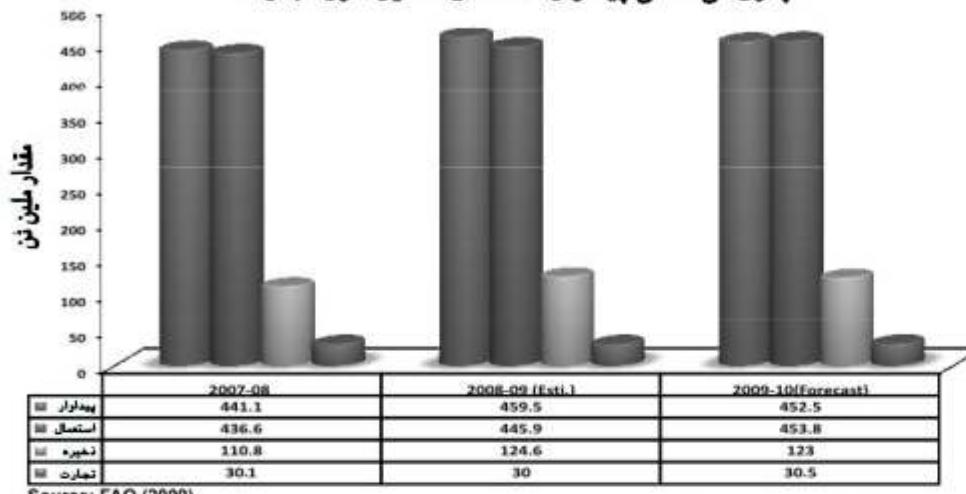
سال 2008-09 کے اعداد و شمار کے مطابق چاول کی مجموعی ملکی پیداوار 6.952 ملین تن ہوئی جو کہ پچھلے

سال کی نسبت 25 فیصد زیادہ ہے۔ جبکہ چاول کی فصل 2.962 ملین ہیکیلو پر کاشت کی گئی۔ سال 2008-09 کے دوران باستی چاول کی مجموعی ملکی پیداوار 2.900 ملین تن تھی چاول اری کی مجموعی ملکی پیداوار 3.983 ملین تن ہوئی جبکہ دوسرا قسم کے چاولوں کی پیداوار 1.067 ملین تن کے قریب رہی۔ سال 2008-09 کے اعداد و شمار کے مطابق چاول کی پیداوار میں پاکستان کے مختلف صوبوں کا فی صد حصہ سال 2008-09

پیداوار (ملین تن)

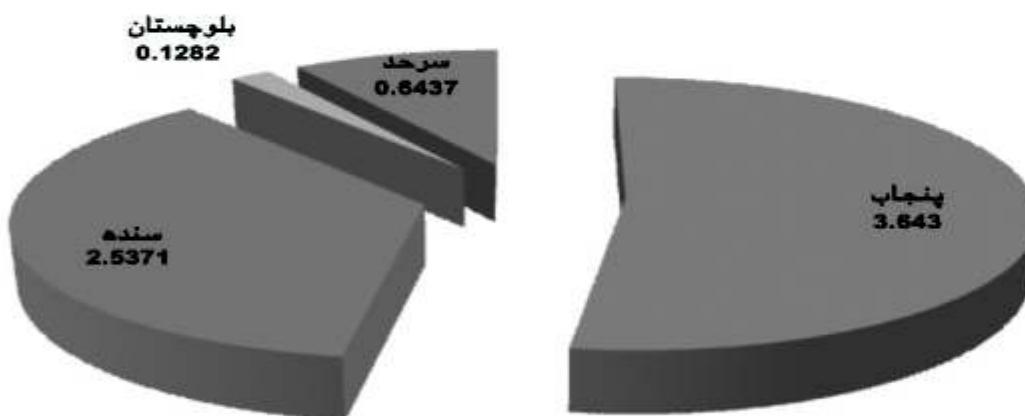
مجموعی ملکی پیداوار میں صوبہ پنجاب 52.40 فیصد حصہ کے ساتھ پہلے، جبکہ سندھ 36.49 فیصد حصہ کے ساتھ دوسرے، بلوچستان 9.15 فیصد حصہ کے ساتھ تیسرا اور سرحد 1.84 فیصد حصہ کے ساتھ چوتھے نمبر پر ہے۔

وفاقی ادارہ شماریات کے اعداد و شمار کے مطابق چاول باستی کی برآمدی قیتوں میں اضافہ کا رجحان پایا گیا ہے، جبکہ جون 2009 سے چاول باستی کی برآمدی قیتوں میں مسلسل کمی کا رجحان تھا مگر فروری 2010 میں چاول باستی کی قیتوں میں انتظام آیا۔ چاول باستی کی برآمدی قیمت جنوری 15.49 امریکی ڈالرنی شن سے بڑھ کر فروری میں 29.42 امریکی ڈالرنی شن پر پہنچ گئی۔ گرچھے سال کی نسبت 7.99 فیصد

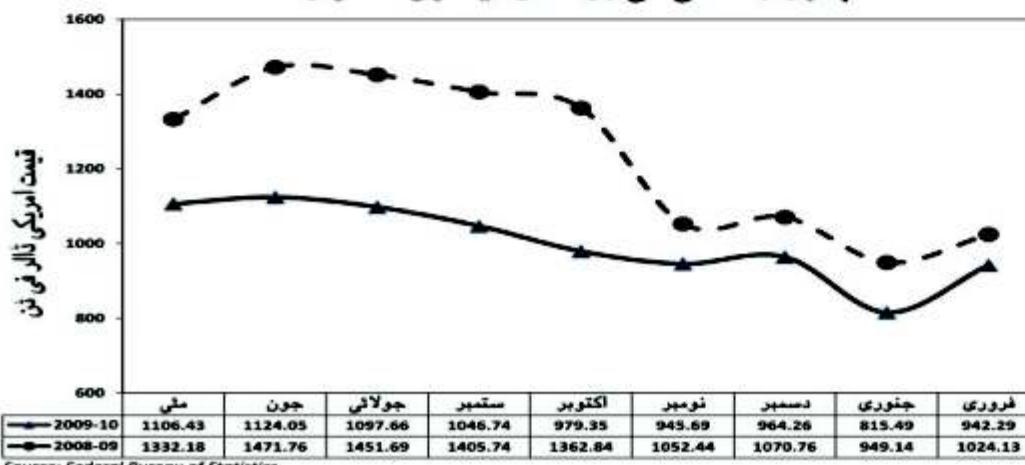


چاول کی نسبت 25 فیصد زیادہ ہے۔ جبکہ چاول کی فصل 2.962 ملین ہیکیلو پر کاشت کی گئی۔ سال 2008-09 کے دوران باستی چاول کی مجموعی ملکی پیداوار 2.900 ملین تن تھی چاول اری کی مجموعی ملکی پیداوار 3.983 ملین تن ہوئی جبکہ دوسرا قسم کے چاولوں کی پیداوار 1.067 ملین تن کے قریب رہی۔ سال 2008-09 کے اعداد و شمار کے مطابق چاول کی پیداوار میں پاکستان کے مختلف صوبوں کا فی صد حصہ سال 2008-09

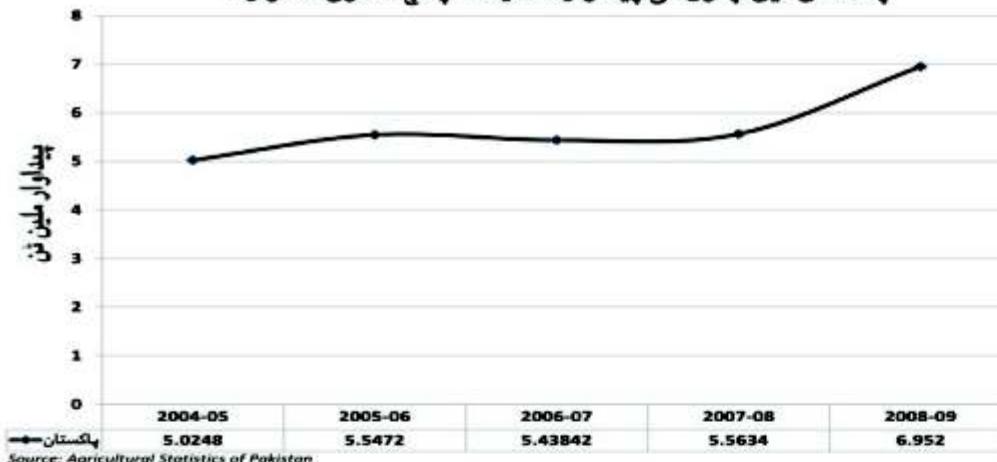
پیداوار (ملین تن)



چاول باستی کی برآمدی قیمتیں کا موازنہ



پاکستان میں چاول کی پیداوار کا گزشتہ پانچ سالوں کا موازنہ



کم ہے۔

جو لوئی 2009 سے فروری 2010 تک چاول باستی کی مجموعی برآمد 2.738 ملین تن کے قریب تھی جبکہ اس کی مالیت 1363.046 ملین امریکی ڈالر تھی۔

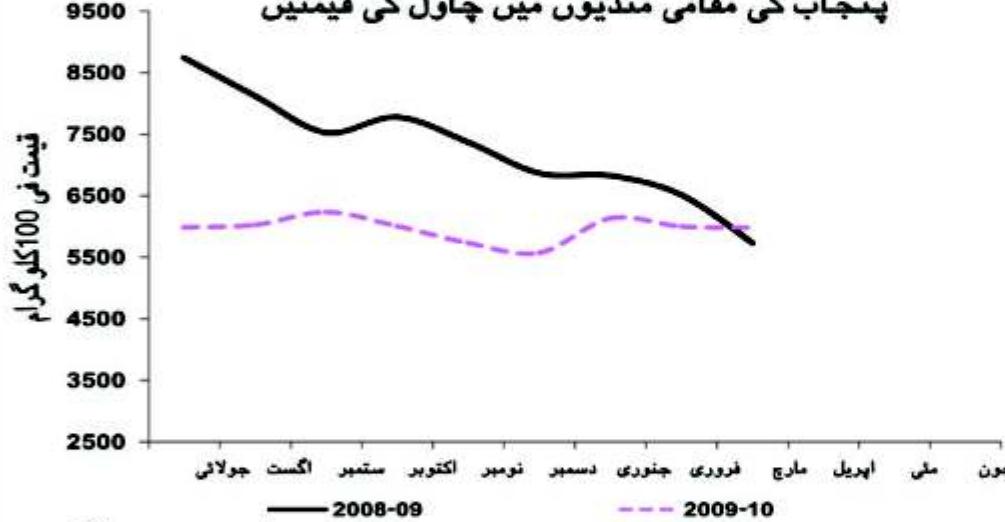
سفارشات

☆ چاول باستی کی برآمدی قیمتوں میں اضافہ ایک اچھی خبر ہے لہذا ہمارے برآمد

گندگان کو چاول کے چاول برآمد کرتے وقت اُس کی کوائی اور معیار پر کوئی سمجھوتا نہ کریں۔ تاکہ ہمارا ملک چاول کی زیادہ برآمد سے بہتر رہ مبارکہ کما سکے۔

☆ بھارت چاول کی برآمد میں ہمارا سب سے بڑا حیرف ملک ہے۔ مگر اس سال اُس کی چاول کی پیداوار متاثر ہوئی ہے اور اُس نے چاول کی برآمد پر کسی حد تک پابندیاں لگا رکھی ہیں لہذا اس موقع سے بھی ہمارے برآمد گندگان کو محروم رہا کہ آٹھا ناچا ہے۔

پنجاب کی مقامی منڈیوں میں چاول کی قیمتیں



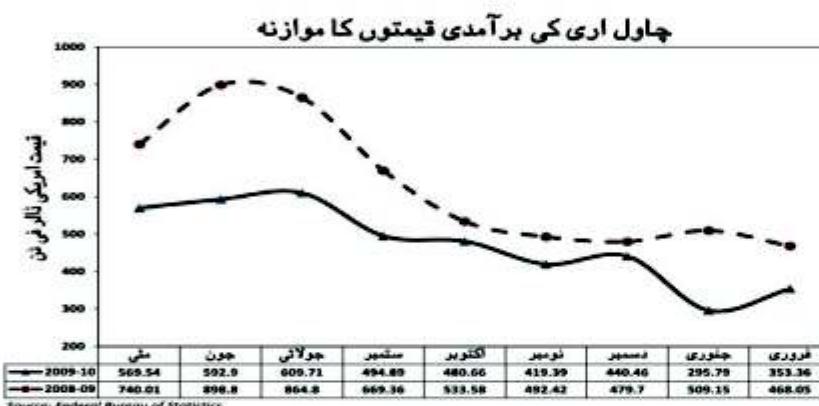
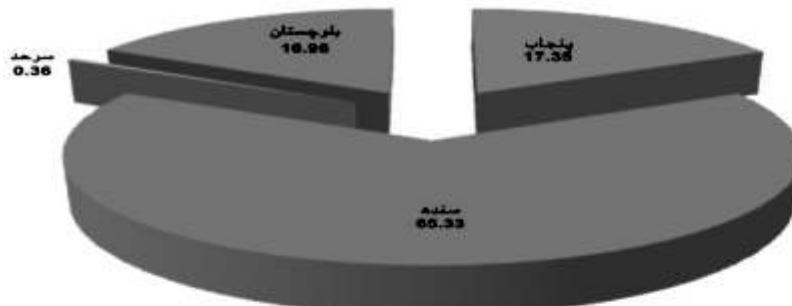
پنجاب کی بڑی منڈیوں میں مارچ کے میانے میں گذشتہ ماہ فروری کی نسبت پر باستی کی قیمتوں میں کمی دیکھنے میں آئی جو کہ 0.36 فیصد تھی۔ جبکہ گذشتہ سال مارچ کی قیمتوں سے 4.31 فیصد زیادہ رہی۔ درج ذیل گوشوارہ میں سپر باستی کی قیمتوں کا موازنہ دیا گیا ہے۔

قیمت روپے / 100 کلوگرام

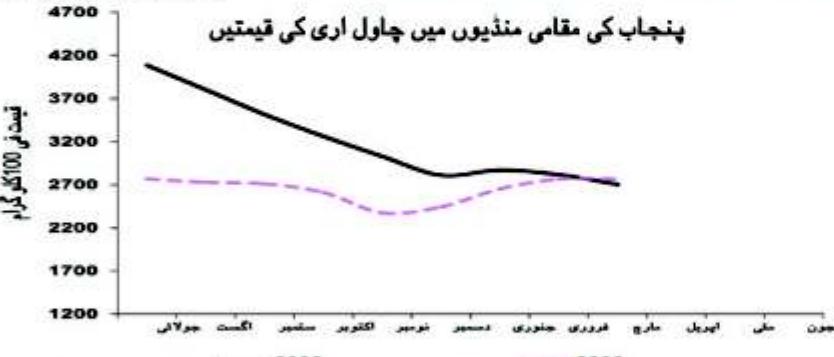
منڈی	فروری (2010) کی قیمتوں کا فروری (2009) سے موازنہ	فروری (2010) کی قیمتوں کا جنوری (2010) سے موازنہ	فروری (2009) کی قیمتیں	جنوری (2010) کی قیمتیں	فروری (2010) کی قیمتیں	فروری (2010) کی قیمتیں کا جنوری (2009) سے موازنہ
لاہور	5.77	1.01	5293	5542	5598	
فیصل آباد	4.79	-5.72	4911	5458	5146	
سرگودھا	11.21	1.38	4814	5281	5354	
مکان	8.37	-4.12	5152	5823	5583	
گوجرانوالہ	15.36	-0.70	5064	5883	5842	
اوکارہ	5.62	0.00	6036	6375	6375	
راولپنڈی	6.00	0.67	5936	6250	6292	
رجم بارخان	2.35	1.61	6404	6450	6554	
بہاولپور	-3.37	0.33	6986	6728	6750	
ڈیرہ غازی خان	-6.30	1.30	6750	6244	6325	
اوسط	4.31	-0.36	5734	6003	5982	

چاول اری

سال 2008-09 کے پیداواری اعداد و شمار کے مطابق چاول اری کی پیداوار میں سندھ 65.33 فیصد حصہ کے ساتھ پہلی، پنجاب 17.35 فیصد حصہ کے ساتھ دوسرے، بلوچستان 16.96 فیصد حصہ کے ساتھ تیسرا جبکہ سرحد 0.36 فیصد حصہ کے ساتھ چوتھے نمبر پر ہے۔ چاول اری کی پیداوار میں پاکستان کے مختلف صوبوں کا فی صد حصہ سال 2008-09 پیداوار (ملین تن)



Source: Federal Bureau of Statistics



جہاں ان اعداد و شمار سے واضح ہے صوبہ سندھ چاول اری کی پیداوار میں بڑا صوبہ ہے۔ چاول اری کی زیادہ تر مقدار دوسرے ممالک کو برآمد کی جاتی ہے۔ جولائی 2009 سے فروری 2010 کے عرصہ کے دوران چاول اری کی مجموعی برآمد 8.588 ملین تن کے قریب تھی جبکہ اس کی مایت 523.148 ملین امریکی ڈالر تھی۔ وفاقی اواہ شماریات کی چاول اری کی برآمدی قیتوں کے اعداد و شمار کے مطابق فروری 2010 میں چاول اری کی قیتوں میں اضافہ ریکارڈ کیا گیا۔ جنوری 2010 میں چاول کی برآمدی قیمت 259.79 امریکی ڈالر فی تن تھی جو کہ فروری 2010 میں بڑھ کر 353.36 امریکی ڈالر فی تن ہو گئی۔ جبکہ چاول اری کی قیتوں میں جولائی 2009 سے مسلسل کمی ریکارڈ کی جا رہی تھی۔ جبکہ پچھلے سال کے مقابلہ میں موجودہ سال میں چاول اری کی قیتوں میں انتہائی کم سطح پر تھیں۔ مگر اب قیتوں میں اضافہ ملک میں زر صادرہ لانے میں مدد گار ثابت ہو گا اور ہماری کمزور معیشت میں بہتری آئے گی۔

اس ماہ صوبہ خاک کی بیشتر بڑی منڈیوں میں اری چاول کی قیتوں میں اتحاد کام دیکھتے ہیں آپا۔ گذشتہ ماہ فروری میں چاول اری کی اوسط قیمت 2764 روپے فی سو کلوگرام تھی جو ماہ مارچ میں بھی 2764 روپے فی سو کلوگرام پر برقرار رہی۔ جبکہ گذشتہ سال مارچ کے مقابلے میں شرح اضافہ 2.33 فیصد رہا۔ درج ذیل گوشوارہ میں چاول اری کی مارچ کی قیتوں کا گذشتہ ماہ اور گذشتہ سال ماہ مارچ کی قیتوں کا موازنہ دیا گیا ہے۔

منڈی	مارچ (2010) کی قیمتیں	مارچ (2010) کی قیمتیں کا مارچ (2009) سے موازنہ	مارچ (2010) کی قیمتیں کا فروری (2010) سے موازنہ	مارچ (2009) کی قیمتیں	مارچ (2010) کی قیمتیں	فروری (2010) کی قیمتیں	مارچ (2010) کی قیمتیں
لاہور	-5.26	1.42	2794	2610	2647	2610	2647
فیصل آباد	11.48	-0.50	2523	2827	2813	2827	2813
سرگودھا	10.02	0.33	2473	2712	2721	2712	2721
ملٹان	10.02	-4.41	2422	2788	2665	2788	2665
گوجرانوالہ	-0.18	-0.43	2758	2765	2753	2765	2753
اوکاڑہ	9.09	1.11	2750	2967	3000	2967	3000
روا پنڈی	22.61	0.73	2800	3408	3433	3408	3433
رجھی پارخان	9.41	3.50	2700	2854	2954	2854	2954
بہاولپور	-17.24	0.00	2900	2400	2400	2400	2400
ڈیرہ مخازی خان	-22.04	-2.72	2886	2313	2250	2313	2250
اوسط	2.33	0.00	2701	2764	2764	2764	2764

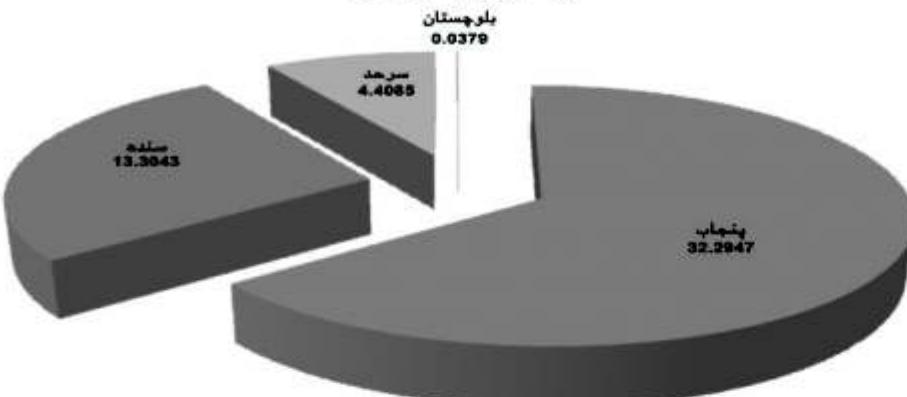
چینی سفید

سال 2008-09 کے گنے کے پیداواری انداؤٹر کے مطابق ملک میں گنے کی مجموعی پیداوار 50.045 ملین ٹن ہوئی جو کہ پچھلے سال 2007-08 کے مقابلے میں 21.71 فیصد کی ریکارڈ کی گئی۔ جبکہ گنے کے زیر کاشت رقم 1.029 ملین ہیکٹر تھا۔ سال 2008-09 کے پیداواری انداؤٹر کے مطابق گنے کی مجموعی ملکی پیداوار میں پنجاب 64.53 فیصد حصہ کے ساتھ پہلے، سندھ 26.58 فیصد حصہ کے ساتھ دوسرے سرحد 8.81 فیصد حصہ کے ساتھ تیسرا اور بلوچستان 0.08 فیصد حصہ کے ساتھ چوتھے نمبر ہے۔

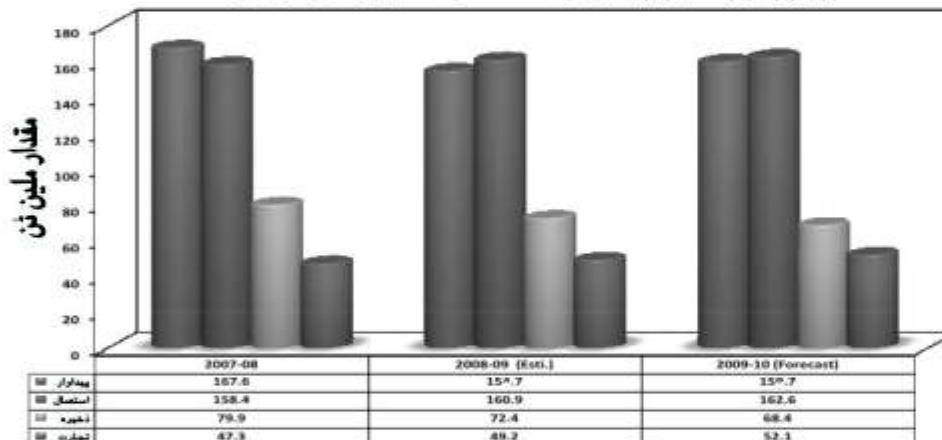
عالمی ادارہ خوارک و زراعت کے انداؤٹر کے مطابق سال 10-2009 کے دوران چینی کی مجموعی عالمی پیداوار 159.7 ملین ٹن ہونے کی توقع ہے۔ جبکہ اس کا عالمی استعمال 162.6 ملین ٹن ہوگا اور عالمی سطح پر چینی کے ذخایر 68.4 ملین ٹن ہونے کی توقع ہے۔ جبکہ اس کی عالمی تجارت کا جمجمہ 52.1 ملین ٹن ہوگا۔ چینی کا عالمی استعمال اس کی مجموعی عالمی پیداوار سے زیادہ رہنے کی توقع ہے۔ مزید یہ کہ اس کے عالمی ذخایر میں پچھلے سال کے مقابلے میں 4 ملین ٹن کی کمی ہوئی ہے۔ چینی کا عالمی استعمال بھی گذشتہ سال 2008-09 کی نسبت 1.70 ملین ٹن زیادہ رہنے کی توقع کی جا رہی ہے۔

عالمی بانک کی رپورٹ کے مطابق عالمی منڈی میں چینی کی قیتوں میں مارچ 2010 میں نمایاں کمی دیکھنے میں آئی کیونکہ گذشتہ ماہ فروری 2010 کے مقابلے میں 12.76 فیصد ریکارڈ کی گئی۔ برازیل جو کہ گنے کی مجموعی عالمی پیداوار میں عالمی سطح پر 40.33 فیصد حصہ رکھتا ہے۔ برازیل میں ان ٹنوں گنے کی کرشناک شروع ہو چکی ہے جس کی وجہ سے چینی کی عالمی قیتوں میں کمی کا راجحانہ ہے۔ گنے کی پیداوار میں کمی کی وجہ سے چینی کی ملکی پیداوار، ملکی ضرورت کے لئے ناکافی ہے لہذا ملک کو چینی درآمد کرنی پڑ رہی ہے۔ وفاقی ادارہ شماریات کی مانانہ رپورٹ کے مطابق جولائی 2009 سے لیکر فروری 2010 تک پاکستان نے 0.239 ملین ٹن چینی درآمد کی جس کی مجموعی مایت 139.593 ملین امریکی ڈالر بنتی ہے۔ جبکہ پاکستان ٹریڈنگ کارپوریشن نے 2 لاکھ ٹن سفید چینی

پیداوار (ملین ٹن)

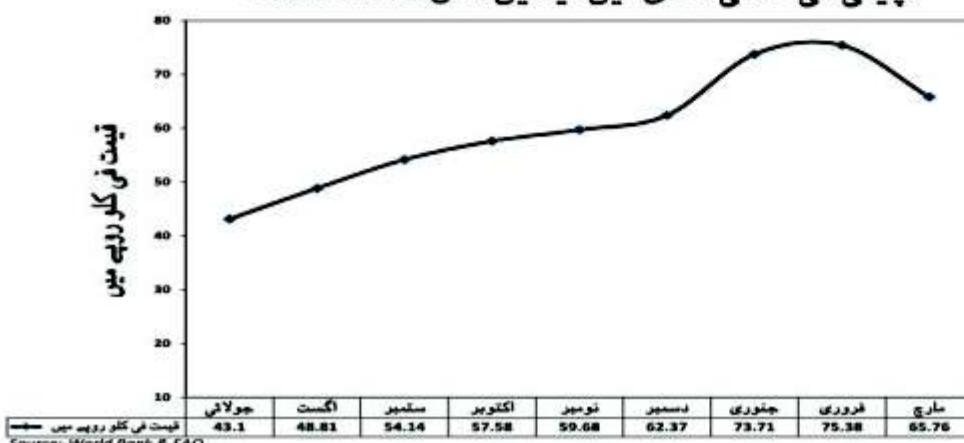


چینی کی عالمی پیداوار، استعمال، ذخیرہ اور تجارت



Source: FAO (2009-10)

چینی کی عالمی منڈی میں قیمتیں سال 2010-2009



Source:-World Bank & FAO



خریدنے کیلئے ائرنسٹن میڈر کا اجراء کیا ہے جو کہ 22 مئی 2010 بروزہفتہ کو کھولا جائے گا۔ تاکہ ملک میں چینی کی بڑھتی ہوئی قیتوں کو مستحکم کیا جاسکے اور ملک میں چینی کا بحران پیدا نہ ہونے پائے۔

سفراشات

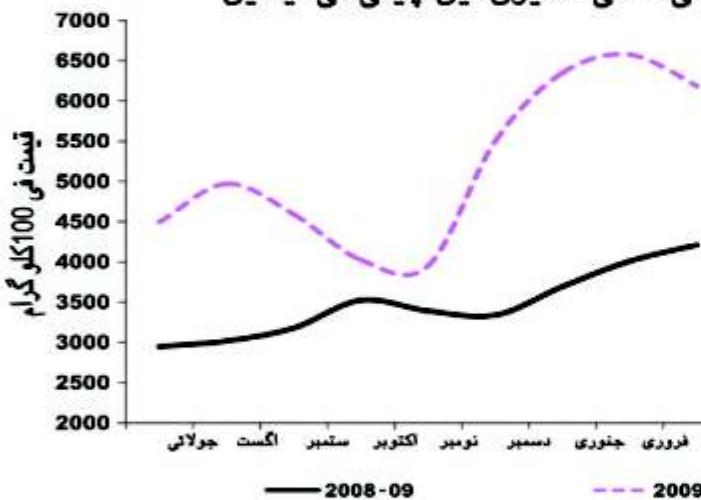
☆ برازیل میں گنے کی گرفتاری مارچ 11-2010 میں شروع

ہو چکی ہے جس سے عالمی منڈی میں چینی کی عالمی قیتوں میں مسلسل کمی دیکھنے میں آ رہی ہے۔ لہذا حکومت پاکستان کو چینی درآمد کرنے کے لئے معابرے کرتے وقت عالمی منڈی میں تبدیلی کے ان عوامی نظرکرنی چاہیے تاکہ ملک کوستی چینی دستیاب ہو سکے۔

☆ چینی کے موجودہ بحران کو ختم کرنے کیلئے گنے کے کاشتکار بھائیوں سے گذراش ہے کہ گنے کی فصل کی کاشت کو بڑھائیں تاکہ ملک میں جاری چینی کا بحران ختم ہو سکے اور ملک کا قیمتی زر مبادلہ چینی کی درآمد پر خرچ نہ کرنا پڑے۔ کیونکہ ملک کی معیشت پہلے ہی سیکورٹی کے معاملات کی وجہ سے بدحالی کا ٹککا ہے۔

☆ عوامی الناس سے انتباہ کر چینی کا استعمال سوچ سمجھ کر کریں تاکہ ملک کو تم سے کم چینی درآمد کرنی پڑے اور ملکی زر مبادلہ کی بچت ہو سکے۔

پنجاب کی مقامی منڈیوں میں چینی کی قیمتیں



صوبہ پنجاب کی تمام بڑی منڈیوں میں چینی کی قیمتیں پچھلے میہینے کی نسبت کم رہی اور شرح کی 5.95 فیصد رہی۔ فروری میں چینی کی قیمت 6577 روپے فنی سوکوگرام تھی جو ماہ مارچ میں کم ہو کر 6186 روپے فنی سوکوگرام ہو گئی جبکہ گذشتہ سال مارچ کے مقابلے میں موجودہ قیمت میں شرح اضافہ 46.87 فیصد رہا یہ اضافہ پاکستان میں گنے کی کم پیداوار کی وجہ سے ہوا۔ درجن ذیل گوشوارے میں چینی کی مارچ جون میں اہمیت مارچ فروری جنوری دسمبر نومبر اکتوبر ستمبر اگسٹ جولائی کی قیتوں کا گذشتہ ماہ اور گذشتہ سال کے ماہ مارچ کی قیتوں کا موازنہ دیا گیا ہے۔

قیمت روپے / 100 کلوگرام

منڈی	مارچ (2010) کی قیمتیں	فروری (2010) کی قیمتیں	ماہ (2009) کی قیمتیں	ماہ (2010) کی قیمتیں	ماہ (2009) سے موازنہ	ماہ (2010) کی قیمتیں
لاہور	6247	6625	4263	-5.71	46.54	
پیصل آباد	6164	6578	4235	-6.29	45.56	
سرگودھا	6162	6546	4261	-5.87	44.60	
ملتان	6068	6463	4171	-6.11	45.49	
کوچانوالہ	6233	6599	4256	-5.55	46.46	
اوکاڑہ	6157	6532	4251	-5.74	44.85	
راولپنڈی	6227	6632	4238	-6.11	46.94	
رحیم یار خان	6093	6470	4193	-5.83	45.30	
بہاولپور	6073	6623	4072	-8.30	49.14	
ڈیرہ غازی خان	6433	6700	4177	-3.99	54.00	
اوسط	6186	6577	4212	-5.95	46.87	

چنائیا

سال 2008-09 کے اعداد و شمار کے مطابق پنے کی مکمل پیداوار 0.7405 ملین ٹن کے قریب رہی۔ جبکہ پنے کی کاشت 1.081 ملین ہیکٹیر پر کاشت کی گئی۔ سال 2008-09 کے پیداواری اعداد و شمار کے مطابق پنے کی مجموعی مکمل پیداوار گذشتہ سال کی نسبت 54 فیصد زیادہ رہی مگر اس سال کم بارشوں کی وجہ سے پنے کی نی فصل کی پیداوار متاثر ہوئی اور چنان پیداواری بدف حاصل نہیں کر سکا۔ مزید یہ کہ موجودہ سال کے دوران اس کے زیر کاشت رقبہ میں 2.17 فیصد کی کمی ریکارڈ کی گئی۔

چنے کی پیداوار میں پاکستان کے مختلف صوبوں کا فی صد حصہ سال 2008-09

سال 2008-09 کے اعداد و شمار کے مطابق پنے کی پیداوار میں پنجاب 88.89 فیصد حصہ کے ساتھ سرفہرست، سندھ 4.27 فیصد حصہ کے ساتھ دوسرے، بلوچستان 4.15 فیصد حصہ کے ساتھ تیسرا اور سرحد 2.70 فیصد حصہ کے ساتھ چوتھے نمبر پر ہے۔

پنے کی مکمل پیداوار ہمارے ملک میں پنے کے استعمال کی ضرورت کو تنوبی پورا کرتی ہے۔ لیکن کسی

وجہ سے پنے کی فصل متاثر ہوتا پھر اسے بھی یہودن ملک یعنی استھوپیا، آسٹریلیا یا کینیڈا سے درآمد کرنا پڑتا ہے جس سے ملک کا قیمتی زر مبادلہ خرچ ہوتا ہے۔ جولائی 2009 سے فروری 2010 تک پاکستان نے 0.258 ملین ٹن دالیں درآمد کیں۔ جبکہ اسی عرصہ کے دوران ان دالوں کی مایت 143.532 ملین امریکی ڈالر تھی۔

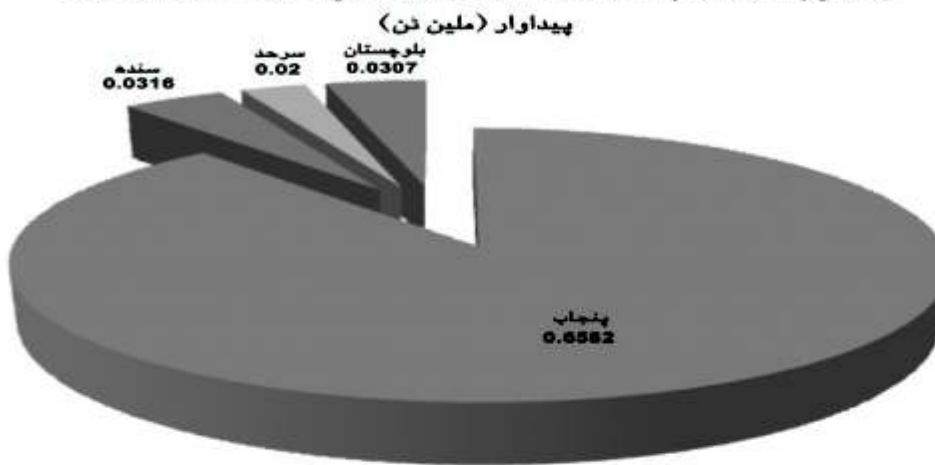
اگر ہم پاکستان کے گذشتہ پانچ سالوں کے پیداواری اعداد و شمار کا جائزہ لیں تو معلوم ہو گا کہ ایک سال بہتر پیداوار کے بعد اگلے سال پنے کی پیداوار میں کمی آجائی ہے۔ جیسا کہ گراف سے واضح ہے کہ سال 2004-05،

سال 2006-07 اور سال 2009-2008 میں پنے کی پیداوار بہتر رہی جبکہ ان کے درمیانی سالوں میں جیسا کہ سال 2005-06 اور سال 2007-08 کے دوران پنے کی پیداوار میں کمی واقع ہوئی۔

اس وقت منڈی میں پنے کی نی فصل آنا شروع ہو چکی ہے جس سے قیمتوں میں کمی حد تک کی واقع

ہو گی مگر کیونکہ پنے کی پیداوار بہتر نہیں اس وجہ سے قیمتوں میں کچھ زیادہ کمی کا امکان نہ ہے۔ غالباً ادارہ خوارک وزرائعت کے سال 2008 کے اعداد و شمار کے مطابق دنیا میں پنے کی مجموعی پیداوار 8.77 ملین ٹن کے قریب ہے اور عالمی سطح پر چنان 11.55 ملین ہیکٹیر پر کاشت کیا جاتا ہے۔ پنے کی غالی پیداوار میں بھارت 64.48 فیصد حصے کے ساتھ پہلے جگہ پاکستان 8.90 فیصد حصے کے ساتھ تیسرا نمبر پر ہے۔ ترکی 5.90 فیصد حصے کے ساتھ دوسرے نمبر پر ہے۔ پاکستان اور بھارت پنے کی غالی پیداوار کا 74 فیصد حصے پیدا کرتے ہیں۔

بھارت میں بھی موجودہ سال کے دوران دالوں کی پیداوار متاثر ہوئی ہے جس سے بھارت نے اپنی مکمل ضرورت کو پورا کرنے کیلئے یہودن ممالک سے 4.000 ملین ٹن



Source: Agricultural Statistics of Pakistan

دالیں برآمد کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ جس سے عالمی منڈی میں دالوں کی قیمتوں میں اضافے کا رجحان ہے۔ پاکستان بھی ملکی ضرورت کو پورا کرنے کیلئے دالیں برآمد کرتا ہے۔ لہذا عالمی منڈی میں دالوں کی بڑھتی ہوئی قیمتوں کی وجہ سے مقامی منڈی میں دالوں کی قیمتوں میں اضافہ جاری ہے۔

سفرشات

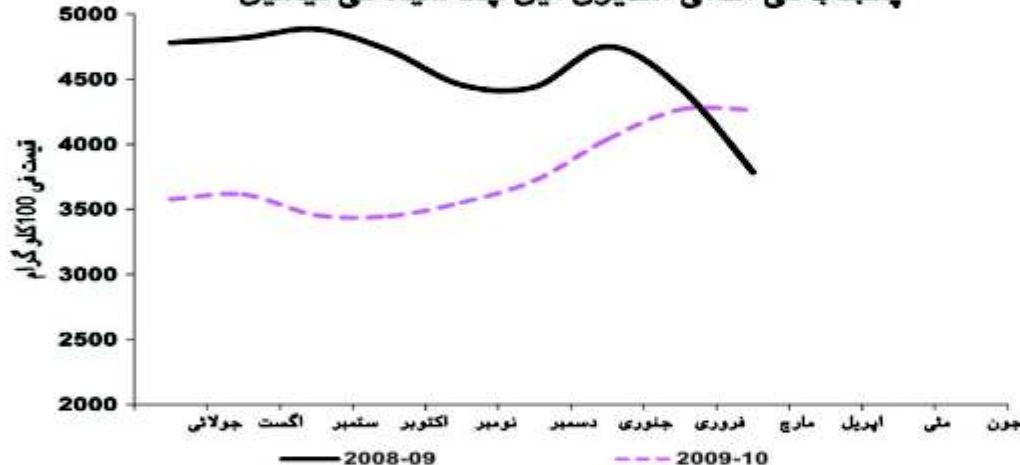
☆ موجودہ سال کے دوران کم بارشوں اور پختے کے زیر کاشت رقبے میں کسی حد تک کمی کی وجہ سے پختے کی فصل ہدف سے کم ہونے کا اندیشہ ہے۔ لہذا پختے کی نئی فصل منڈی میں آنے سے قیمتوں میں کوئی خاص کمی کا امکان نہ ہے۔ اس لئے پختے کے کاشتکاروں کو چاہیے کہ وہ اپنی فصل کو بیچنے میں جلدی سے کام نہ لیں تاکہ وہ بہتر معاوضہ کما سکیں۔

☆ حکومت کو چاہیے کہ دالوں کی بڑھتی ہوئی قیمتوں اور دالوں کی ملکی پیداوار کو نظر میں رکھے اور مقامی دالوں کی جو کہ کشمیر بارڈر کے ذریعے بھارت کی برآمد کی جا رہی ہے فوری طور پر بند کرے تاکہ مقامی منڈی میں دالوں کی قیمتوں میں استحکام آسکے۔

☆ دالوں کی برآمد پر برآمدی ڈیوٹی ختم کی جائے تاکہ دالوں کی ستی برآمد سے مقامی منڈیوں میں دالوں کی قیمتیں کم ہو سکیں۔

پنجاب کی تمام بڑی منڈیوں میں پختے کی قیمت میں گذشتہ ماہ کی نسبت کمی دیکھنے میں آئی۔ گذشتہ ماہ فروری میں پختے کی قیمت 4267 روپے فی سوکلوگرام تھی۔ جو مارچ کے

پنجاب کی مقامی منڈیوں میں چنا سیاہ کی قیمتیں



مینے میں 8.0% فیصد کی کے ساتھ 4263 روپے فی سوکلوگرام ہو گئی تھیں گذشتہ سال ماہ مارچ کے مقابلے میں 12.65 فیصد زیادہ رہی۔ درج ذیل گوشوارہ میں چنا سیاہ کی مارچ کی قیمتوں کا گذشتہ ماہ اور گذشتہ سال مارچ کی قیمتوں سے موازنہ دیا گیا ہے۔

قیمت روپے / 100 کلوگرام

منڈی	مارچ (2010) کی قیمتیں	فروری (2010) کی قیمتیں	مارچ (2009) کی قیمتیں	فروری (2010) سے موازنہ	مارچ (2009) کی قیمتیں	مارچ (2009) سے موازنہ	مارچ (2009) کی قیمتیں	فروری (2010) کی قیمتیں	مارچ (2010) کی قیمتیں
لاہور	4596	4425	3946	-16.46	3.86	3.86	16.46	-0.51	19.15
فیصل آباد	4115	4136	3454	-0.81	-0.56	-0.56	20.94	-0.02	22.92
سرگودھا	4030	4063	3332	-0.22	-0.19	-0.19	22.92	-0.02	20.94
ملٹان	4173	4174	3395	-0.17	0.00	0.00	12.97	-0.56	19.55
گوجرانوالہ	4446	4471	3936	0.17	-0.51	-0.51	19.15	-0.81	15.87
اوکاڑہ	4100	4100	4093	-1.86	1.56	1.56	-1.86	1.56	4.47
راولپنڈی	4417	4517	3695	12.65	-0.08	-0.08	12.65	-0.08	-1.86
رجمیارخان	4842	4925	4179	-0.02	-0.02	-0.02	4.47	-0.02	4.47
بیہاوپور	4000	4000	3829	-0.02	-0.02	-0.02	4.47	-0.02	4.47
ڈیروغازی خان	3915	3855	3989	-0.02	-0.02	-0.02	-1.86	-0.02	-1.86
اوسط	4263	4267	3785	-0.02	-0.02	-0.02	12.65	-0.02	12.65

ماش

سال 2008-09 کے دوران ماش 27600 ہکلیر قبہ پر کاشت کی گئی جبکہ اس سے 13600 ٹن پیداوار حاصل ہوئی جو کہ گذشتہ سال سے 21.38 فیصد کم تھی۔ سال 2008-2009 کے اعداد و شمار کے مطابق ماش کی پیداوار میں پنجاب 63.97 فیصد حصہ کے ساتھ پہلے، بلوچستان 25.74 فیصد حصہ کے ساتھ دوسرے، سندھ 8.09 فیصد حصہ کے ساتھ تیسرا اور سندھ 2.21 فیصد حصہ کے ساتھ چوتھے نمبر پر ہے۔

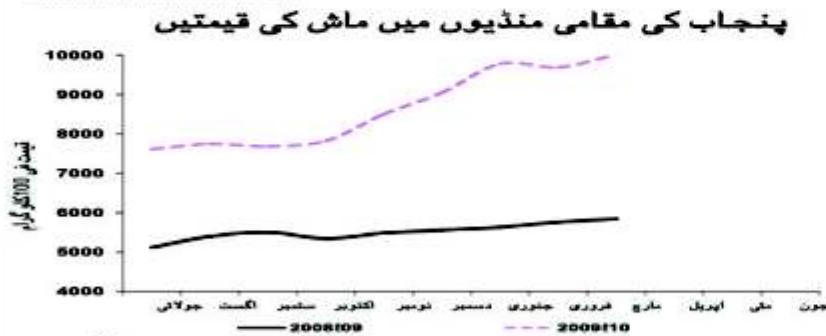
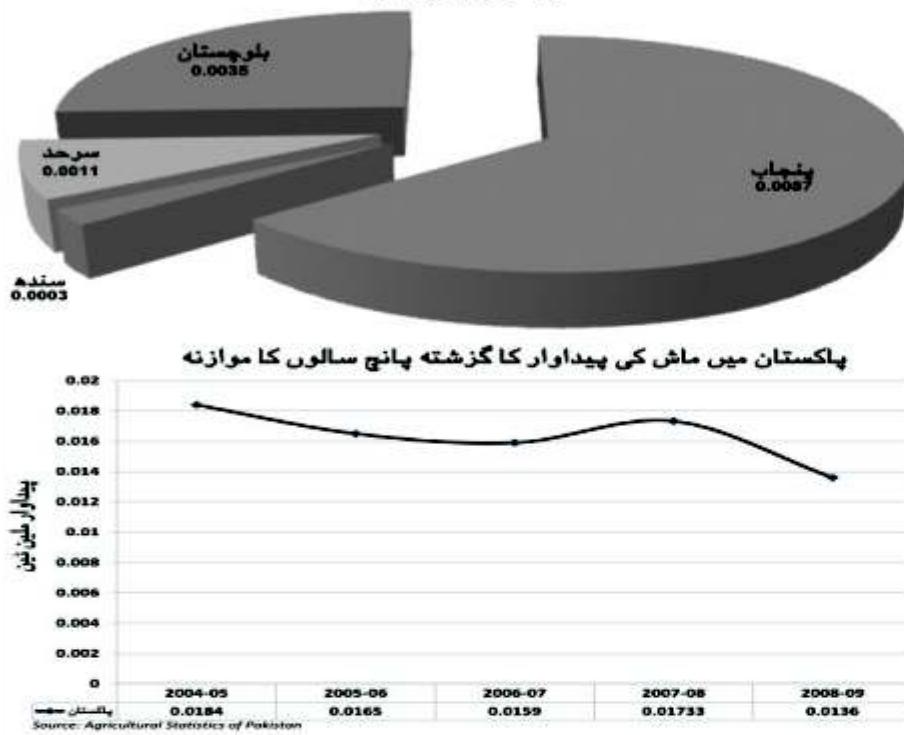
ماش کی ملکی پیداوار ہمارے ملک کی مقامی ضرورت کے لئے ناکافی ہوتی ہے۔ ملکی ضرورت کو پورا کرنے کیلئے ماش کو یورپ ملک سے درآمد کرنا پڑتا ہے۔ جس سے ملک کا قیمتی زر مبادلہ خرچ ہوتا ہے۔ پاکستان نے سال 2008-09 کے دوران 0.3798 ملین ٹن والیں درآمد کیں جن کی مالیت 18544.2 ملین روپے تھی۔

ماش کے گذشتہ پانچ سالوں کے پیداواری اعداد و شمار کا جائزہ لیں تو پتہ چلتا ہے کہ ماش کی مجموعی ملکی پیداوار میں تقریباً کمی کا رجحان ہے۔ سال 2004-05 میں ماش کی پیداوار 0.0184 ملین ٹن تھی جو کہ سال 2008-09 میں کم ہو کر 0.0136 ملین ٹن پر پہنچ گئی اور کمی کا تناسب 26.08 فیصد ریکارڈ کیا گیا۔

سفرارش

ہمارے نزدیک سائنسدانوں کو چاہیے کہ ماش کی ملکی پیداوار بڑھانے کے لئے اپنی خدمات انجام دیں تاکہ داولوں کی پیداوار بڑھا کر ملک کا قیمتی زر مبادلہ بچالیا جاسکے اور ملک داولوں کی پیداوار میں خوفیل ہو سکے۔

صوبہ پنجاب کی بڑی منڈیوں میں مارچ کے مہینے میں ماش کی اوسط قیمت گذشتہ ماہ کی قیمت 9698 روپے سے ہر ٹکڑے 100026 روپے فی سوکلوگرام ہو گئی اور شرح اضافہ 3.38 فیصد رہا اور اسی طرح گذشتہ سال ماه مارچ کی قیمتیوں سے 71.64 فیصد اضافہ دیکھا گیا یہ اضافہ روپے کے مقابلے میں ڈارکی قیمت میں اضافہ کی وجہ سے ہوا۔ درج ذیل گوشوارہ غیب ماش کی مارچ، گذشتہ ماہ اور گذشتہ سال مارچ کی فیصد قیمتیوں کا موازنہ کھایا گیا ہے۔

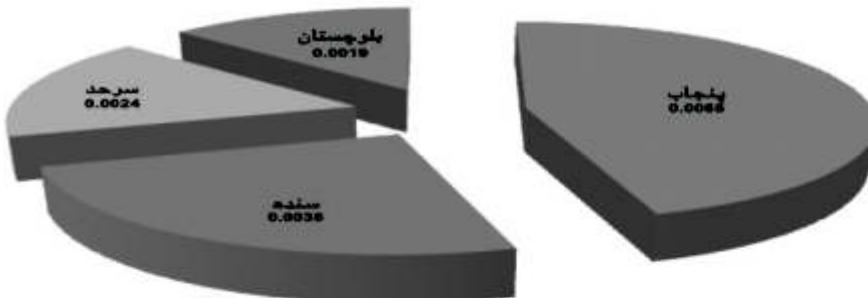


قیمت روپے / 100 کلوگرام

منڈی	ماش (2010) کی فیصد قیمتیں	ماش (2010) کی فیصد قیمتیں کا موازنہ	ماش (2010) کی فیصد قیمتیں کا موازنہ	ماش (2009) کی قیمتیں	ماش (2009) کی قیمتیں	ماش (2010) کی قیمتیں	ماش (2010) کی قیمتیں
لاہور	64.81	3.39	6482	10333	10683	10683	10683
فیصل آباد	73.30	6.55	5795	9425	10042	10042	10042
سرگودھا	85.47	4.76	5243	9282	9724	9724	9724
میان	70.35	4.56	5761	9386	9814	9814	9814
کوئٹہ	62.00	0.42	6214	10025	10067	10067	10067
اوکاڑہ	78.59	7.32	5479	9117	9784	9784	9784
روان پنڈی	69.22	-2.12	5914	10225	10008	10008	10008
رجم بارخان	47.52	3.10	6864	9822	10126	10126	10126
بہاولپور	89.99	3.28	5286	9724	10043	10043	10043
ڈیرہ غازی خان	85.51	3.42	5376	9643	9973	9973	9973
اوسط	71.64	3.38	5841	9698	10026	10026	10026

مسور

سال 2008-09 کے اعداد و شمار کے مطابق مسور کی مجموعی ملکی پیداوار 0.0144 ملین شن کے قریب تھی جبکہ اس کے زیر کاشت رقب 0.0309 ملین ہیکٹیئر تھا۔ مسور کی پیداوار گذشتہ سال 2007-08 کے مقابلہ میں 1.369 فیصد کم ہوئی۔ موجودہ سال کے دوران بھی وقت پر بارشیں نہ ہونے کی وجہ سے مسور کا اگاؤ نتاریل نہ تھا جس کی وجہ سے مسور کی پیداوار میں کمی کا امکان ہے۔ لہذا اس سے پہلے کہ مسور کی قیمتوں میں اضافہ ہو، حکومت کو مسود کی پیداوار میں پاکستان کے مختلف صوبوں کا فی صد حصہ سال 2008-09 پیداوار (ملین شن)



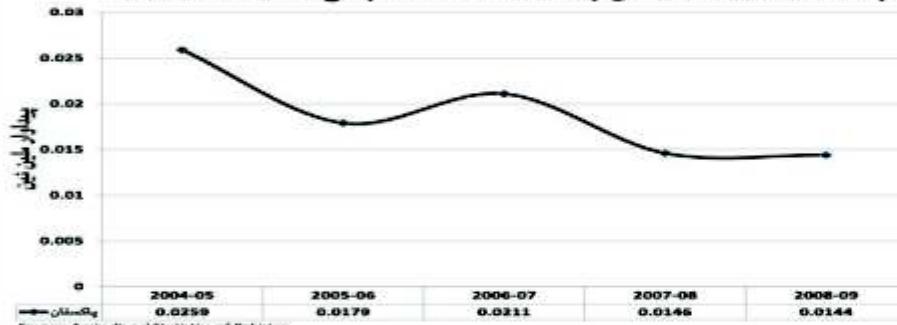
چاہیے کہ مسور کی درآمد کو رامدی ذیلیوں کی چھوٹ سے ستائیا تے تاکہ صافیں کوئی کم قیمت پر مسور کی دال دستیاب ہو سکے۔

مسور کے سال 2008-09 کے پیداواری اعداد و شمار کے مطابق پنجاب 45.14 فیصد حصہ کے ساتھ پہلے، سندھ 25 فیصد حصہ کے ساتھ دوسرا، سرحد 16.67 فیصد حصہ کے ساتھ تیسرا اور بلوچستان 13.19 فیصد حصہ کے ساتھ چوتھے نمبر پر ہے۔

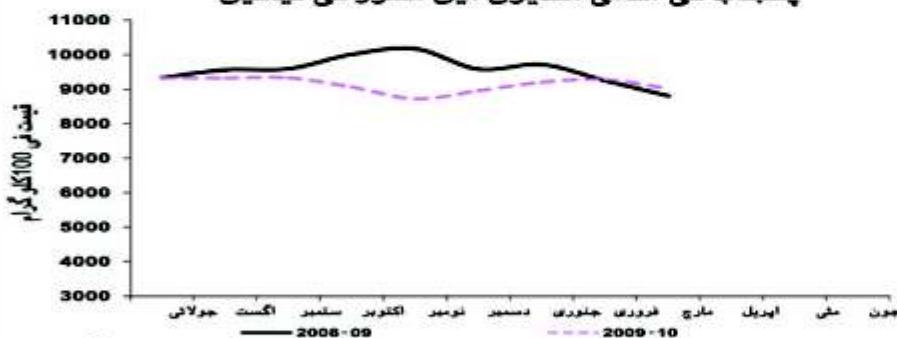
پاکستان میں مسور کی پیداوار کا گذشتہ پانچ سالوں کا جائزہ لیا جائے تو پہنچتا ہے کہ مسور کی ملکی پیداوار میں مسلسل کمی کا رجحان ہے۔ سال 2004-05 کے دوران مسور کی پیداوار میں 0.0259 ملین شن تھی جو کہ سال 2008-09 میں کم ہو کر 0.0144 ملین شن ہو گئی اور مسور کی پیداوار میں 44.40 فیصد کی کمی ریکارڈ کی گئی۔

مسور کی اوسط قیمت پچھلے ماہ کے مقابلہ میں 2.85 فیصد کم رہی۔ گذشتہ ماہ فروری میں اوسط قیمت 9278 روپے فی سکلوگرام تھی جو کہ ماہ مارچ میں کم ہو کر 9014 روپے فی سکلوگرام ہو گئی۔ جبکہ گذشتہ سال مارچ کے مقابلے میں 2.35 فیصد زیادہ ہے۔ درج ذیل گوشوارہ میں پنجاب کی بڑی منڈیوں میں مسور کی مارچ کی قیمتوں کا گذشتہ ماہ اور گذشتہ سال ماہ مارچ کی قیمتوں سے موازنہ دیا گیا ہے۔

پاکستان میں مسور کی پیداوار کا گذشتہ پانچ سالوں کا موازنہ



پنجاب کی مقامی منڈیوں میں مسود کی قیمتیں

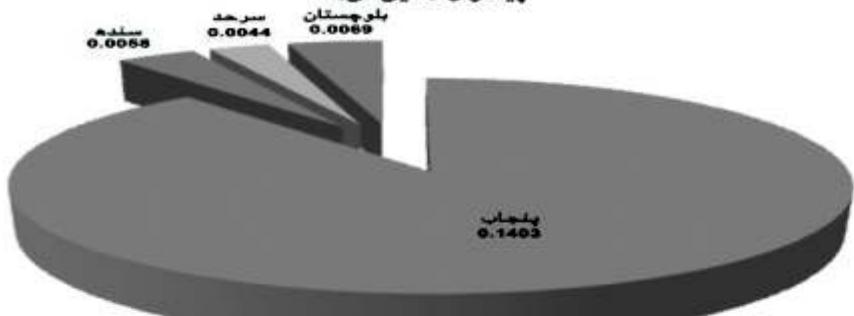


قیمت روپے / 100 کلوگرام

منڈی	مارچ (2010) کی قیمتیں	فروری (2010) کی قیمتیں	ماہ مارچ (2009) کی قیمتیں	ماہ فروری (2010) کی قیمتیں	ماہ فروری (2010) کی قیمتیں	ماہ فروری (2009) کی قیمتیں	ماہ مارچ (2010) کی قیمتیں
لاہور	-3.88	-6.59	8507	8754	8177	9278	10133
فیصل آباد	-1.80	-7.43	8125	8619	7979	9014	8900
سرگودھا	16.51	-4.08	7564	9188	8813	9250	9758
ملتان	2.56	-3.67	8209	8740	8419	9525	9758
گوجرانوالہ	6.83	-1.01	8479	9150	9058	9650	9758
اوکاڑہ	9.38	2.35	9264	9900	10133	9900	9758
راولپنڈی	-0.40	-6.56	8936	9525	8900	9525	9758
رحیم یار خان	-2.53	-0.08	9900	9685	9250	9685	9758
بہاولپور	1.81	-2.63	9086	9500	9250	9500	9758
ذیری گزاری خان	-2.42	0.08	10000	9750	9758	9750	9758
اوسط	2.35	-2.85	8807	9278	9014	9278	9758

مونگ

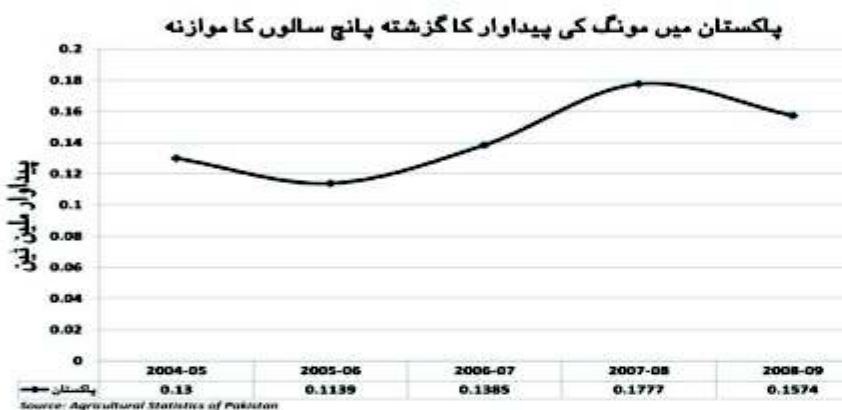
سال 2008-09 کے اعداد و شمار کے مطابق مونگ وال 0.2197 ملین ہیکٹر پر کاشت کی گئی جس سے 0.1574 ملین ہوئی مونگ کی پیداوار گزشتہ سال 2007-08 کے مقابلے میں 26.6 فیصد کم ہوئی۔ سال 2008-09 کے مونگ کے پیداواری مونگ کی پیداوار میں پاکستان کے مختلف صوبوں کا فی صد حصہ سال 2008-09 پیداوار (ملین دن)



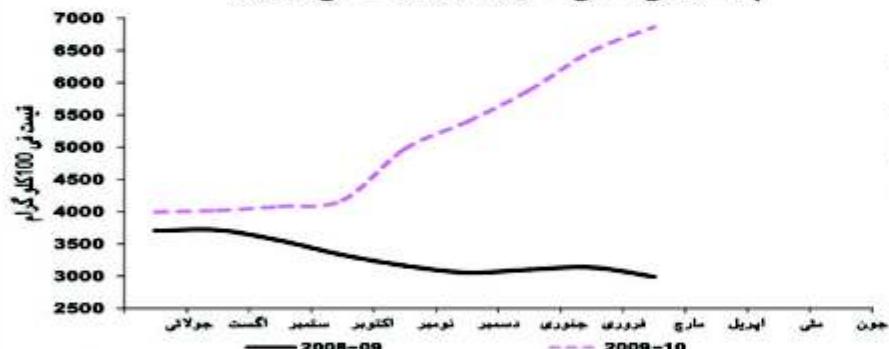
اعداد و شمار کے مطابق صوبہ پنجاب 14.89 فیصد حصہ کے ساتھ پہلے، بلوچستان 4.38 فیصد حصہ کے ساتھ دوسرے، سندھ 3.68 فیصد حصہ کے ساتھ تیسرا اور سندھ 2.80 فیصد حصہ کے ساتھ چوتھے تیسرا ہے۔

مونگ کے گذشتہ پانچ سالوں کے پیداواری اعداد و شمار کا جائزہ لیں تو پہلے چلتا ہے کہ پاکستان میں مونگ کی مجموعی ملکی پیداوار میں سال 2006-07 اور 2007-08 میں اضافے کا رجحان تھا مگر سال 2008-09 کے دوران مونگ کی پیداوار میں کمی ہوئی جو کہ 26.6 فیصد ریکارڈ کی گئی۔

مگر موجودہ سال میں بھی وقت پر باشیں نہ ہونے کی وجہ سے مونگ کی پیداوار میں کمی کا امکان ظاہر کیا جا رہا ہے۔ جس سے ملک میں والوں کی کمی کا اندیشہ ہے۔ مزید یہ کہ ہمارے ہمارے ملک بھارت جو کہ والوں کی پیداوار میں دنیا میں سب سے بڑا ملک ہے میں اس سال والوں کی پیداوار میں خاطر خواہ کی واقع ہوئی ہے۔ لہذا بحثات نے اپنی ملکی صورت کو پورا کرنے کیلئے ہیروں ممالک سے والیں درآمد کرنا شروع کر دیں ہیں۔ لہذا ہماری مونگ وال بھی پچھلے چند ہیئتیوں سے کشمیر کے راستے بحثات کو برآمد کی جا رہی ہے جس سے مونگ کی مقامی منڈیوں میں اضافے کا رجحان ہے اس وقت ملک کو والوں کی پیداوار میں کمی کا سامنا ہے لہذا وال مونگ کی برآمد کو فوری بند کر دیا جائے تاکہ باقی والوں کی قیتوں میں بھی کمی ہو سکے۔



پنجاب کی مقامی منڈیوں میں مونگ کی قیمتیں



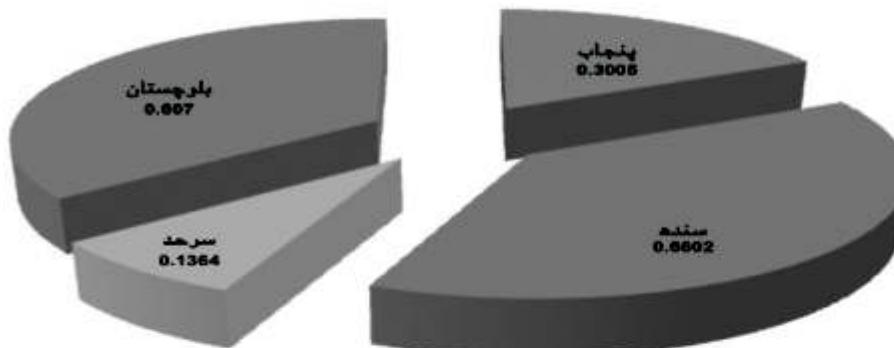
مقامی منڈیوں میں مونگ کی قیتوں میں مسلسل اضافہ دیکھا جا رہا ہے یہ اضافہ مارچ کے مہینے میں بھی پنجاب کی بڑی منڈیوں میں برقرار رہا۔ گذشتہ ماہ اوسط قیمت 6490 روپے فی سوکلوگرام تھی جو اس ماہ بڑھ کر 6863 روپے فی سوکلوگرام ہو گئی۔ اس طرح شرح اضافہ 5.74 فیصد رہا جبکہ گذشتہ سال مارچ کے مقابلوے میں شرح اضافہ 129.66 فیصد رہا جبکہ گذشتہ سال مارچ کی قیتوں کی قیتوں کا گذشتہ ماہ اور گذشتہ سال کی مارچ کی قیتوں کے مقابلوے میں شرح اضافہ 129.66 فیصد رہا۔

قیمت روپے / 100 کلوگرام

منڈی	مارچ (2010) کی قیمتیں	فروری (2010) کی قیمتیں	ماਰچ (2009) کی قیمتیں	مارچ (2010) کی قیمتیں کے مقابلے میں اضافہ	مارچ (2009) کے مقابلے میں اضافہ	مارچ (2010) کی قیمتیں کے مقابلے میں اضافہ
لاہور	8000	7750	3621	3.23	120.91	-
پیصل آباد	6917	6363	2714	8.71	154.85	-
سرکوڈھا	6845	6384	2438	7.22	180.82	-
میان	6817	6552	2880	4.04	136.67	-
کوچار آوال	6983	6992	3321	-0.13	110.24	-
اوکاڑہ	6722	6486	2850	3.64	135.86	-
راولپنڈی	6792	6692	3371	1.49	101.46	-
رجمی پارچان	6769	6200	3624	9.18	86.78	-
بیہاود پور	6300	5938	2541	6.10	147.93	-
ڈیر و غازی خان	6482	5546	2521	16.88	157.12	-
اوسط	6863	6490	2988	5.74	129.66	-

پیاز

پیاز کے سال 2008-09 پیداواری اعداد و شمار کے مطابق پیاز کی مجموعی ملکی پیداوار 1.704 ملین تن کے قریب تھی جبکہ اسے 0.1296 ملین ہیکٹیر پر کاشت کیا گیا تھا۔ پیاز کے زیر کاشت رقبہ میں گذشتہ سال کے مقابلے میں 15.34 فیصد کمی ہوئی اس کے ساتھ ساتھ اس کی پیداوار میں بھی گذشتہ سال 2007-08 کے مقابلے میں 4.43 فیصد کی ریکارڈ کی گئی۔ سال 2008-09 پیاز کی پیداوار میں پاکستان کے مختلف صوبوں کا فی صد حصہ سال 2008-09 پیداوار (ملین تن)



2008-09 کے پیاز کے پیداواری اعداد و شمار کے مطابق سندھ 74.8 فیصد حصہ کے ساتھ پہلے، بلوچستان 35.62 فیصد حصہ کے ساتھ دوسرا، پنجاب 17.63 فیصد حصہ کے ساتھ تیسرا اور سرحد 8.00 فیصد حصہ کے ساتھ چوتھے نمبر پر ہے۔ پاکستان میں گذشتہ پانچ سالوں کا جائزہ لیا جائے تو پہلے چلتا ہے۔

کہ پیاز کی پیداوار میں سال 2004-05 سے لیکر سال 2008-09 تک کوئی خاطرخواہ اضافہ نہ ہوا ہے۔ سال 2004-05 میں پیاز کی پیداوار 1.765 ملین تن تھی جبکہ سال 2008-09 میں بھی پیاز کی مجموعی ملکی پیداوار 1.704 ملین تن کے قریب رہی۔ پاکستانی پیاز کو اٹھی اور معیار کے اعتبار سے پوری دنیا میں مشہور ہے اور پاکستان میں سبزیوں کی مجموعی برآمد میں پیاز آلو کے بعد سب سے زیادہ برآمد

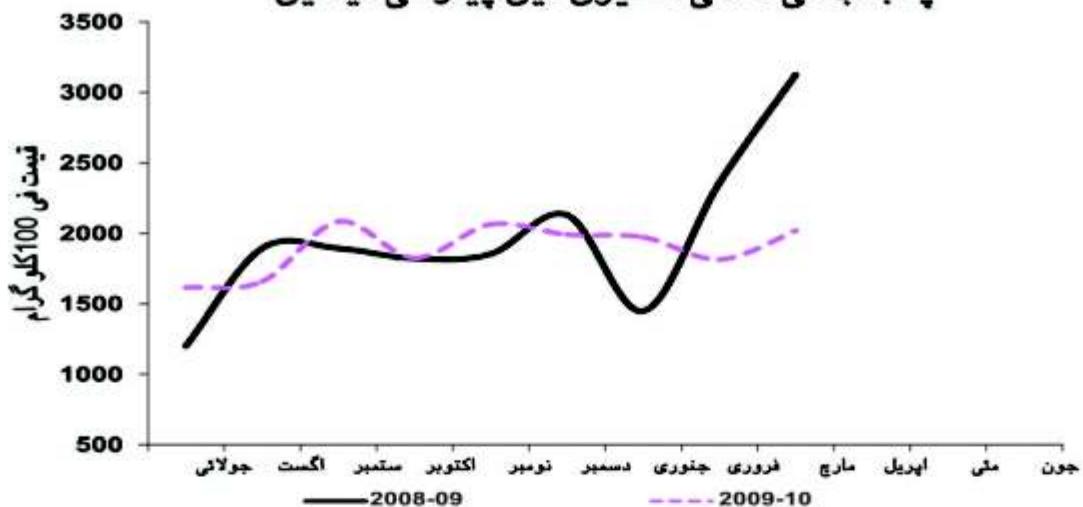
کی جانے والی سبزی ہے۔ پاکستان نے سال 2008-09 کے دوران 5.407 ملین امریکی ڈالر کا پیاز برآمد کیا۔ جبکہ گذشتہ سال پیاز کی برآمد 7.441 ملین امریکی ڈالر تھی۔ بھارت دنیا میں پیاز برآمد کرنے والا سب سے بڑا ملک ہے اور پیاز کی عالمی برآمد میں اس کا حصہ 19.47 فیصد ہے۔ جبکہ پاکستان پیاز کی برآمد میں 35 ویں نمبر پر ہے اور اس کا حصہ پیاز کی عالمی برآمد میں 0.19 فیصد ہے۔ روس پیاز کی برآمد میں سب سے بڑا ملک ہے۔ جبکہ امریکہ پیاز کی برآمد میں دوسرا بڑا ملک ہے۔

سفارش

☆ اس وقت پنجاب کے مقامی پیاز کو منڈی میں آنے میں کچھ وقت درکار ہے جبکہ سندھ کا پیاز اپنے آخری مرحلہ میں ہے جس کی وجہ سے پیاز کی قیتوں میں اضافے کا رجحان ہے لہذا اس گیپ کو پُر کرنے کیلئے اور قیتوں میں استحکام کی خاطر پیاز کی برآمد کی اجازت دینی چاہیے۔

ماਰچ میں پنجاب کی بڑی منڈیوں میں پیاز کی قیتوں میں اضافہ دیکھنے میں آیا۔ فروری کے دوران اوسط قیمت 1815 روپے فی سو گلوگرام تھی جو کہ ماہی میں بڑھ کر 2019 روپے فی سو گلوگرام ہو گئی۔ اس طرح شرح اضافہ 11.23 فیصد ہے۔ جبکہ گذشتہ سال فروری کے مہینے کے مقابلے میں پیاز کی قیتوں میں شرح کی 35.42 فیصد رہی۔ درج ذیل گوشوارہ میں قیتوں کا موازنہ دیا گیا ہے۔

پنجاب کی مقامی منڈیوں میں پیاز کی قیمتیں



قیمت روپے / 100 گرام

منڈی	ماہ (2010)	ماہ (2010) کی قیمتیں	ماہ (2009)	ماہ (2009) کی قیمتیں			
لاہور	-29.39	13.50	2786	1733	1967	1967	1967
فیصل آباد	-36.68	14.74	3171	1750	2008	2008	2008
سرگودھا	-37.44	6.95	3125	1828	1955	1955	1955
میان	-35.27	6.66	2896	1758	1875	1875	1875
گوجرانوالہ	-33.64	7.31	2964	1833	1967	1967	1967
اوکاڑہ	-29.78	15.37	3121	1900	2192	2192	2192
راولپنڈی	-35.07	5.34	3157	1946	2050	2050	2050
رتحمہ بخارہ	-39.66	15.32	3182	1665	1920	1920	1920
بہاولپور	-25.85	15.79	3136	2008	2325	2325	2325
ڈیرہ غازی خان	-48.11	11.54	3725	1733	1933	1933	1933
اوسط	-35.42	11.23	3126	1815	2019	2019	2019

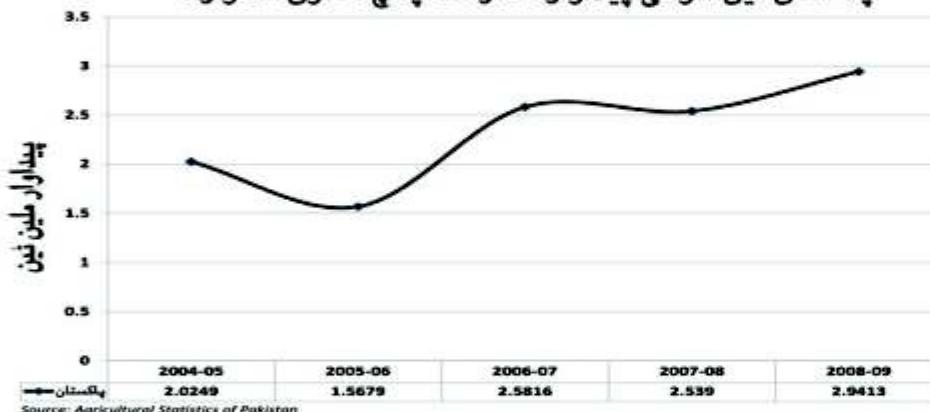
آلو

سال 2008-09 کے اعداد و شمار کے مطابق آلو کی مجموعی ملکی پیداوار 2.941 ملین ٹن رہی جبکہ اس کے زیر کاشت رقبے 0.145 ملین ہیکیلیں تھا۔ گذشتہ سال 2007-08 کے مقابلے میں آلو کی پیداوار میں 15.84 فیصد اضافہ ریکارڈ کیا گیا۔

آلو کی پیداوار میں پاکستان کے مختلف صوبوں کا فی صد حصہ سال 2008-09
پیداوار (ملین ٹن)



پاکستان میں آلو کی پیداوار کا گذشتہ پانچ سالوں کا موازنہ

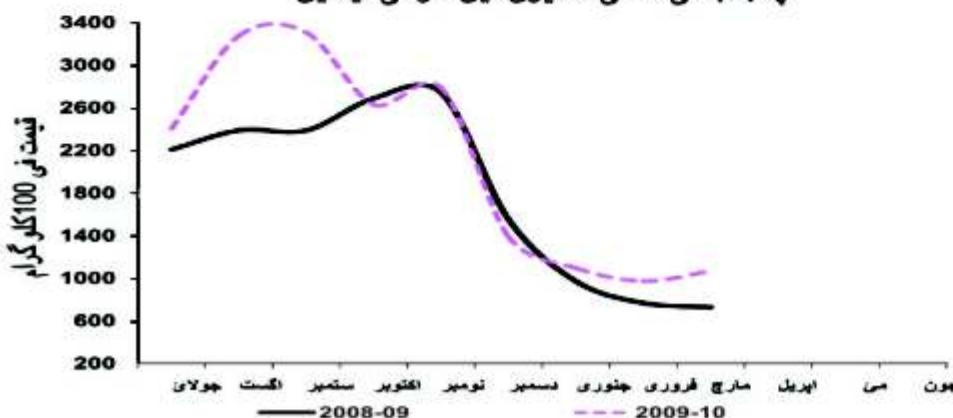


سال 2008-09 کے آلو کے پیداواری اعداد و شمار کے مطابق پنجاب آلو کی پیداوار میں 94.61 فیصد حصہ کے ساتھ پہلے، سرحد 4.11 فیصد حصہ کے ساتھ دوسرے، بلوچستان 18.1 فیصد حصہ کے ساتھ تیسرا اور سندھ 0.10 فیصد حصہ کے ساتھ چوتھے نمبر پر ہے۔

پاکستان میں آلو کی مجموعی ملکی پیداوار کا گذشتہ پانچ سالوں کا جائزہ لیا جائے تو پتہ چلتا ہے آلو کی ملکی پیداوار میں سال 2004-05 سے 2005 کی آلو کی پیداوار کے سال 2004-05 کی آلو کی پیداوار کا موازنہ سال 2008-09 کی پیداوار سے کیا جائے تو پتہ چلتا ہے کہ اب تک آلو کی پیداوار میں

45.25 فیصد اضافہ ہو چکا ہے۔ پاکستان سے برآمد ہونے والی بیڑیوں میں آلو کی برآمد مالیت کے لحاظ سے پہلے نمبر پر ہے۔ سال 09-2008 کے دوران پاکستان نے 41.635 ملین امریکی ڈالر کا آلو برآمد کیا جبکہ گذشتہ سال اس کی برآمد 24.719 ملین امریکی ڈالر تھی۔ آلو کے دوسرے برآمدی ممالک میں فرانس 18.74 فیصد حصہ کے ساتھ پہلے، نیدرلینڈز 14.83 فیصد حصہ کے ساتھ دوسرے، جمنی 14.73 فیصد حصہ کے ساتھ تیسرا اور پاکستان 1.55 فیصد حصہ کے ساتھ چودھویں نمبر پر ہیں۔ بھیج آلو کی درآمد میں پہلے نمبر پر ہے۔ آلو کی درآمد زیادہ تر یورپیں ممالک کرتے ہیں۔ کیونکہ دنیا کے دوسرے ممالک کے مقابلے میں آلو کا استعمال ان ملکوں میں زیادہ ہے۔

پنجاب کی مقامی منڈیوں میں آلو کی قیمتیں



فروری کے دوران اوسط قیمت 971 روپے فی سو کلو گرام تھی جو کہ ماہ مارچ میں بڑھ کر 1067 روپے فی سو کلو گرام ہو گی۔ اس طرح شرح اضافہ 9.92 فیصد رہا اور چھٹے سال ماہ مارچ کی نسبت آلو کی قیتوں میں 46.91 فیصد اضافہ

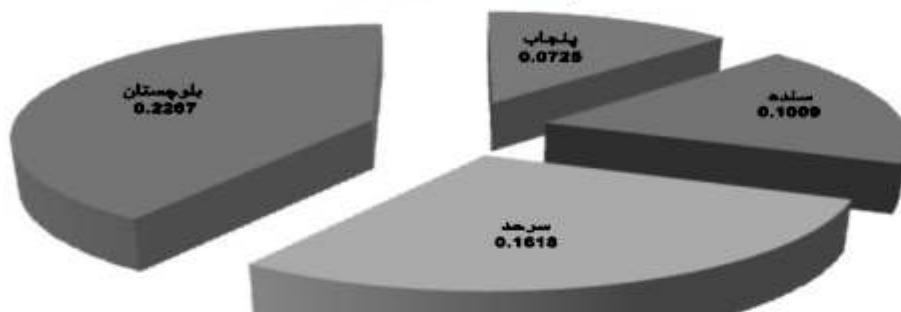
دیکھنے میں آیا۔ درج ذیل گوشوارہ میں آلو کی مارچ کی قیمتوں کا گذشتہ ماہ اور گذشتہ سال مارچ کی قیمتوں کا موازنہ دیا گیا ہے۔

قیمت روپے / 100 کلوگرام

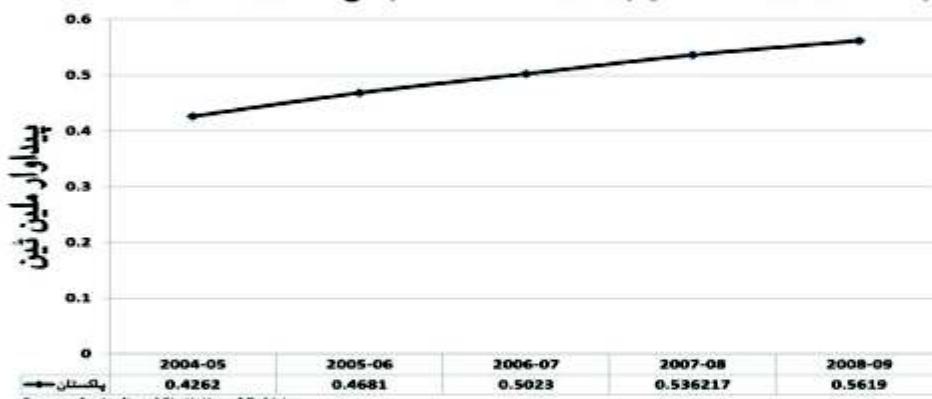
منڈی	مارچ (2010) کی قیمتیں	فوری (2010) کی قیمتیں	مارچ (2009) کی قیمتیں	مارچ (2010) کی قیمتیں	مارچ (2010) کی قیمتیں	مارچ (2010) کی قیمتیں
لاہور	1000	917	700	9.05	42.86	42.86
فیصل آباد	950	808	614	17.57	54.65	54.65
سرگودھا	1056	974	683	8.42	54.73	54.73
ملان	978	834	610	17.27	60.42	60.42
گوجرانوالہ	1067	1017	721	4.92	47.90	47.90
اوکاڑہ	956	925	583	3.35	64.12	64.12
راولپنڈی	1258	1179	865	6.70	45.49	45.49
رحم یارخان	1140	1018	861	11.98	32.34	32.34
بہاولپور	1113	1108	757	0.45	47.00	47.00
ڈیرہ غازی خان	1150	925	868	24.32	32.51	32.51
اوسط	1067	971	726	9.92	46.91	46.91

ٹماٹر

سال 2008-09 کی ٹماٹر کے پیداواری اعداد و شمار کے مطابق ٹماٹر کی مجموعی ملکی پیداوار 0.5619 ملین ٹن کے قریب رہی جبکہ اس کے زیر کاشت رقبہ 0.0534 ملین ہیکٹر تھا۔ ٹماٹر کی سال 2008-09 کی ملکی پیداوار ٹماٹر کی گذشتہ سال 2007-08 کے مقابلے میں 4.79 فیصد زیادہ رہی۔ ٹماٹر کے سال 2008-09 کے پیداواری اعداد و شمار کے مطابق بلوچستان 40.35 فیصد حصہ کے ساتھ پہلے، سندھ 28.80 فیصد حصہ کے ساتھ دوسرے، سندھ 17.96 فیصد حصہ کے ساتھ تیسرا اور پنجاب 12.90 فیصد حصہ کے پوتھے نمبر پر ہے۔

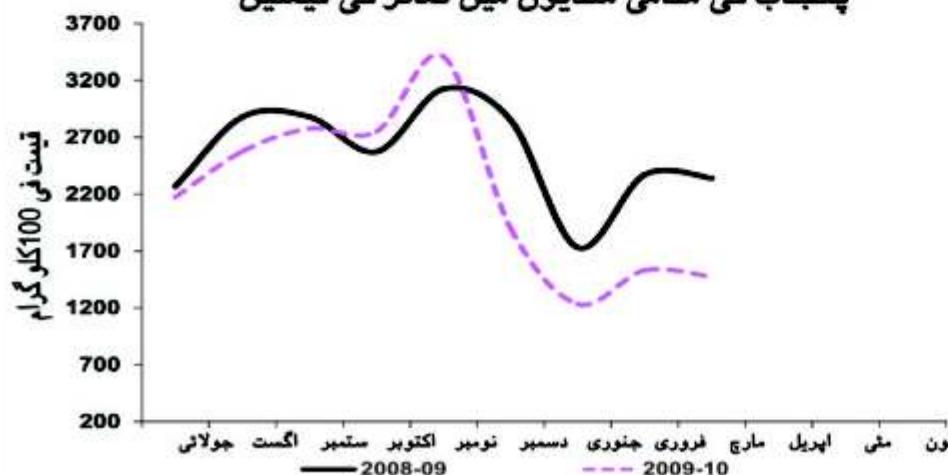


پاکستان میں ٹماٹر کی پیداوار کا گزشتہ پانچ سالوں کا موازنہ



دنیا میں ٹماٹر کی پیداوار 129.649 ملین ٹن تک پہنچ چکی ہے جبکہ اس کے زیر کاشت رقبہ 5.227 ملین ہیکٹر کے قریب ہے۔ دنیا میں ٹماٹر کی پیداوار میں سال بے سال اضافہ ہو رہا ہے مگر اضافے کا رجحان قدرے کم ہے۔ ٹماٹر کی مجموعی عالمی پیداوار میں چین 26.08 فیصد حصہ کے ساتھ پہلے، امریکہ 9.70 فیصد حصہ کے ساتھ دوسرے اور ترکی 8.47 فیصد حصہ کے ساتھ تیسرا نمبر پر ہے۔ پاکستان ٹماٹر کی پیداوار میں 0.41 فیصد حصہ کے ساتھ عالمی لیٹر پر 35 ویں نمبر پر ہے۔

پنجاب کی مقامی منڈیوں میں ٹماٹر کی قیمتیں



فروروی میں ٹماٹر کی اوسط قیمت 1529 روپے فی سو کلوگرام رہی جو ماہ مارچ میں کم ہو کر 1472 روپے فی سو کلوگرام ہو گئی۔ اور شرح کمی 3.74 فیصد رہی۔ لیکن ٹماٹر کی قیمتیں پچھلے سال ماہ مارچ کی نسبت 37.07 فیصد کم رہیں۔ درج ذیل گوشوارہ میں ٹماٹر کی مارچ کی قیمتیں کا گذشتہ ماہ اور گذشتہ سال مارچ کی قیمتیں کا موازنہ دیا گیا ہے۔

ایلر بلچر مارکیٹنگ انفارمیشن سروس

قیمت روپے / 100 گوگرام

منڈی	مارچ (2010) کی چیزیں	فربri (2010) کی چیزیں	مارچ (2009) کی چیزیں	فربri (2010) کی چیزیں	مارچ (2010) کی چیزیں	مارچ (2010) کی چیزیں
لاہور						
فیصل آباد						
سرگودھا						
ملان						
گوجرانوالہ						
اوکارہ						
راولپنڈی						
رجسٹریار خان						
بیباو پور						
ڈیونگاڑی خان						
اوسط						
	-38.67	-4.16	2214	1417	1358	
	-39.90	-5.03	2607	1650	1567	
	-40.07	-20.27	2343	1761	1404	
	-35.16	10.79	1979	1158	1283	
	-31.25	2.46	2000	1342	1375	
	-40.60	-14.88	2764	1929	1642	
	-37.64	-6.69	2593	1733	1617	
	-36.82	-2.18	1920	1240	1213	
	-31.48	2.07	2371	1592	1625	
	-37.10	11.32	2596	1467	1633	
	-37.07	-3.74	2339	1529	1472	

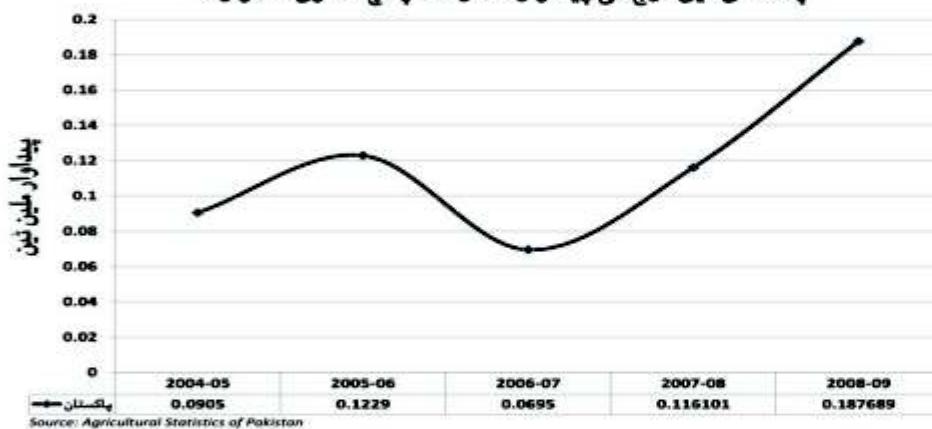
مرج سرخ

سال 2008-09 کے اعداد و شمار کے مطابق پاکستان میں مرچ کی مجموعی ملکی پیداوار 0.187 ملین ٹن کے قریب رہی جبکہ اس کے زیر کاشت رقبہ 73864 ہے کیوں تھا۔ مرچ کی پیداوار گذشتہ سال 2007-08 کے مقابلے میں 61.66 فیصد اضافہ ریکارڈ کیا گیا۔ مرچ کی سال 2008-09 کے پیداواری اعداد و شمار کے مطابق مرچ کی پیداوار میں پاکستان کے مختلف صوبوں کا فی صد حصہ سال 2008-09

پیداوار (ملین ٹن)



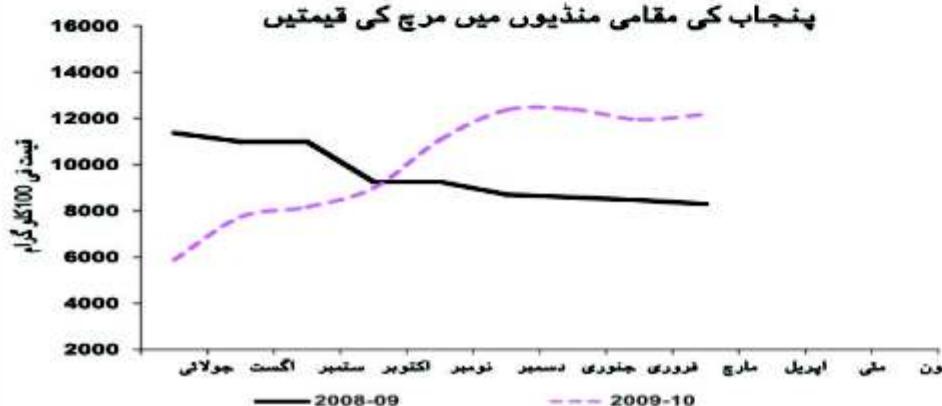
پاکستان میں مرچ کی پیداوار کا گزشتہ پانچ سالوں کا موازنہ



گراف سے واضح ہے کہ مرچ کی 91.74 فیصد پیداوار صوبہ سندھ سے حاصل ہوتی ہے۔ صوبہ سندھ میں مرچ کی فصل کے متاثر ہونے سے مرچ کی قیمتوں میں بے پناہ اضافہ ہوتا ہے اور قیمتوں میں استحکام کے لئے ملک کو مرچ درآمد کرنا پڑتی ہے۔

مرچ کی عالمی برآمد میں بھارت 43.75 فیصد حصہ کے ساتھ پہلی، چین 15.24 فیصد حصہ کے ساتھ دوسرے، پیر ۰.۶۹ فیصد حصہ کے ساتھ تیسرا اور پاکستان ۱.27 فیصد حصہ کے ساتھ 10 ویں نمبر پر ہے۔ جبکہ مرچ کے درآمدی ممالک میں پاکستان 36 ویں نمبر پر ہے۔

پنجاب کی مقامی منڈیوں میں مرچ کی قیمتیں



پنجاب کی بڑی منڈیوں میں ماہ فروری کے دوران اوسط قیمت 11952 روپے فی سو گرام رہی جو کہ مرچ میں بڑھ کر 12188 روپے فی سو گلو گرام ہو گئی۔ مرچ کی قیمتوں میں اضافہ 1.97 فیصد رہا جو گذشتہ سال مرچ کے مقابلہ

میں 46.76 فیصد زیادہ ہے درج ذیل گوشوارہ میں سرخ مرچ کی حالیہ اور گذشتہ سال کی قیمتیں کاموازنہ دیا گیا ہے۔

قیمت روپے / 100 کلوگرام

منڈی	ماہ (2010) کی قیمتیں	فروہی (2010) کی قیمتیں	ماہ (2009) کی قیمتیں	ماہ (2010) کی قیمتیں کا فروری (2010) سے موازنہ	ماہ (2010) کی قیمتیں کا فروری (2010) سے موازنہ
لاہور	12540	12292	8232	2.02	52.33
فیصل آباد	11521	11125	7750	3.56	48.66
سرگودھا	10958	8854	7161	23.76	53.03
ملٹان	10542	11042	6786	-4.53	55.36
گوجرانوالہ	11846	11913	8057	-0.56	47.02
اوکاڑہ	11458	11146	9314	2.80	23.02
راولپنڈی	12350	12650	8268	-2.37	49.37
رجسٹریکشن	14250	14250	9196	0.00	54.95
بہاول پور	13250	13250	8643	0.00	53.30
ڈیرہ غازی خان	13167	13000	9643	1.28	36.54
اوسط	12188	11952	8305	1.97	46.76

صلی سطح پر ایگری مارکینگ روائڈ آپ مندرجہ ذیل دفاتر سے حاصل کئے جاسکتے ہیں

نمبر شمار	نام	ایئر لیس	فون نمبر
1	ای اے ڈی اے (ای اینڈ ایم) لاہور	46 لوگر مال لاہور	042-99200756
2	ای اے ڈی اے (ای اینڈ ایم) سیخوپورہ	شیخوپورہ	056-3781130
3	ای اے ڈی اے (ای اینڈ ایم) قصور	زندشناختی کارڈ آفس قصور	049-9239081
4	ای اے ڈی اے (ای اینڈ ایم) ننکانہ صاحب	معرفت مارکیٹ میٹی ننکانہ صاحب	056-2874647
5	ای اے ڈی اے (ای اینڈ ایم) گوجرانوالہ	زندیا لکوٹ بالی بیس بالمقابل گراں ترپلک سکول گوجرانوالہ	055-9200201
6	ای اے ڈی اے (ای اینڈ ایم) ناروال	معرفت مارکیٹ میٹی ناروال	0542-410837
7	ای اے ڈی اے (ای اینڈ ایم) بھرات	رحمان سعید روز شادمان کالونی بھرات	053-3534576
8	ای اے ڈی اے (ای اینڈ ایم) منڈی بہاؤ الدین	معرفت مارکیٹ میٹی منڈی بہاؤ الدین	0546-508268
9	ای اے ڈی اے (ای اینڈ ایم) سیا لکوٹ	مسلم کالونی کرچین ناؤن سیا لکوٹ	052-3550363
10	ای اے ڈی اے (ای اینڈ ایم) حافظ آباد	معرفت مارکیٹ میٹی حافظ آباد	0547-520700
11	ای اے ڈی اے (ای اینڈ ایم) انگ	معرفت مارکیٹ میٹی حضرو، انگ	
12	ای اے ڈی اے (ای اینڈ ایم) راولپنڈی	پھول دار نرسری زندو نواز شریف پارک مری روڑ راولپنڈی	051-9290809
13	ای اے ڈی اے (ای اینڈ ایم) چکوال	محلہ فاروقی زندو لبرور بار چکوال	0543-553106
14	ای اے ڈی اے (ای اینڈ ایم) بجلیم	معرفت مارکیٹ میٹی بجلیم	0544-9270191
15	ای اے ڈی اے (ای اینڈ ایم) سرگودھا	346 - اے سیٹل ایت ناؤن سرگودھا	048-3214911
16	ای اے ڈی اے (ای اینڈ ایم) خوشاب	معرفت مارکیٹ میٹی خوشاب	0454-920176
17	ای اے ڈی اے (ای اینڈ ایم) میانوالی	محلہ کوشالہ شہب شریت میانوالی	0459-230885
18	ای اے ڈی اے (ای اینڈ ایم) بھتر	منڈی ناؤن بھتر	0453-9200162
19	ای اے ڈی اے (ای اینڈ ایم) ضیل آباد	معرفت مارکیٹ میٹی ضیل آباد	041-9200539
20	ای اے ڈی اے (ای اینڈ ایم) جھنگ	مکان نمبر 15/A-8-9 سول لائن یوسف شاہ روڑ جھنگ	047-9200102
21	ای اے ڈی اے (ای اینڈ ایم) چیبوٹ	معرفت مارکیٹ میٹی چیبوٹ	047-6332957
22	ای اے ڈی اے (ای اینڈ ایم) ٹوبے ٹک سنگھ	ٹوبے ٹک سنگھ	0462-515453
23	ای اے ڈی اے (ای اینڈ ایم) ملتان	54-G شاہ رکن عالم کالونی ملتان	061-9220178
24	ای اے ڈی اے (ای اینڈ ایم) لوڈھڑاں	معرفت مارکیٹ میٹی لوڈھڑاں	0608-9200041
25	ای اے ڈی اے (ای اینڈ ایم) خانیوال	B-W-16 بلاک پیٹپز کالونی خانیوال	065-9200328
26	ای اے ڈی اے (ای اینڈ ایم) وہاڑی	78-F بلاک زند پارک وہاڑی	067-3362907
27	ای اے ڈی اے (ای اینڈ ایم) ساہیوال	مکان نمبر 280 عمر بلاک شاداب ناؤن ساہیوال	040-4222086
27	ای اے ڈی اے (ای اینڈ ایم) ساہیوال	مکان نمبر 280 عمر بلاک شاداب ناؤن ساہیوال	040-9239027
28	ای اے ڈی اے (ای اینڈ ایم) پاکتن	مولوی منظور روڑ پاکتن	0457-352918
29	ای اے ڈی اے (ای اینڈ ایم) اوکاڑہ	اوکاڑہ	044-9200274
30	ای اے ڈی اے (ای اینڈ ایم) بہاؤ لنگر	بہاؤ لنگر	063-9239027
31	ای اے ڈی اے (ای اینڈ ایم) بہاؤ لپور	تیوصاونگ کالونی زندو میں بخاری منزل بہاؤ لپور	062-9255549
32	ای اے ڈی اے (ای اینڈ ایم) ریحیم یارخان	مکان نمبر 14/A-11 زمیندارہ کالونی ٹرسٹ کالونی روڑ ریحیم یارخان	068-5875240
33	ای اے ڈی اے (ای اینڈ ایم) ڈیرہ غازی خان	ڈیرہ غازی خان	064-9260495
34	ای اے ڈی اے (ای اینڈ ایم) مظفر گڑھ	بلڈنگ نمبر 436 - ا زند شیر وانی چوک ریلوے روڑ مظفر گڑھ	066-9200079
35	ای اے ڈی اے (ای اینڈ ایم) راجن پور	32- نیو ٹائمز منڈی ڈیرہ روڑ راجن پور	0604-688629
36	ای اے ڈی اے (ای اینڈ ایم) لیہ	لیہ	0606-410565

اگر یک پھر مارکیٹنگ انفارمیشن سروس کی اہم خدمات

منڈی کے تازہ نرخ جانے کیلئے

محکمہ کی ویب سائٹ www.amis.pk دیکھیں

ٹال فری فون نمبر 0800-51111

تحقیقاتی رپورٹس، معلوماتی کتابچے اور ہینڈ آؤٹس

موباکل فون کے ذریعے منڈی کے تازہ ترین ریٹ
کی فراہمی "ٹیلی نار" emandi ایس ایم ایس سروس

27 زرعی منڈیوں میں الیکٹرانک ریٹ بورڈ کے
ذریعے تازہ ترین نرخوں کی فراہمی

اگر یک پھر مارکیٹنگ ای نیوز لیٹر کا جراء

مارکیٹنگ روانڈاپ محکمہ کی ویب سائٹ www.amis.pk
سے بھی ڈوان لوڈ کیا جاسکتا ہے۔



اگر یک پھر مارکیٹنگ، محکمہ زراعت، حکومت پنجاب

ڈیس رڈ آجڑ فون 042-99201094-99204229